رُخسارِ مدینہ

(نعتیہ مجموعہ)

رُخسارِ مدینہ

(نعتیہ مجموعہ)

عبدالمجید چٹھہ

دھنک مطبوعات

0300-8873052
Shams.ua786@gmail.com

اہتمام اشاعت
زاہد محمود زاہدؔ
رئیس راج

ضابطہ

نام کتاب : رُخسارِ مدینہ
شاعر : عبدالمجید چٹھہ
سرورق : آغا نثار
سالِ اشاعت: 2019
کمپوزنگ : زرناب کمپوزنگ سنٹر، لاہور
مطبع : حاجی منیر اینڈ سنز پریس، لاہور
قیمت : -/400روپے

دھنک مطبوعات

0300-8873052
Shams.ua786@gmail.com

انتساب

ڈی جی آئی ایس پی آر

جنرل آصف غفور

کے نام

فہرست

❀ عشقِ رسولؐ کا شعری قرینہ	ڈاکٹر اسحاق وردگ	۱۳
❀ مدحت رسولؐ اور فقیرِ بے نوا	ریاض رومانی	۱۶
❀ حمد باری تعالیٰ		۱۷
❀ ہوں تا بہ ابد خادمِ سردارِؐ مدینہ		۱۸
❀ کیسے کہہ دوں یا نبیؐ میں سروری درکار ہے		۲۰
❀ درِ نبیؐ سے ہر اک بشر نے سکون و راحت کے پھُول پائے		۲۱
❀ اس قدر جو آج میرے مَن کو بھائی ہے ہوا		۲۲
❀ حُبِّ نبیؐ کے بحر میں بہتی ہے زندگی		۲۳
❀ زندگی پُرسکون گزرے گی اس کی نسبت مدینے سے کرلو		۲۴
❀ جب پڑی میری نظر اُن گنبد و مینار پر		۲۵
❀ مرحبا نُور منارا ہے حسیں نُور اُن کا		۲۶
❀ خاکِ طیبہ مجھے لگانا ہے		۲۸
❀ میں دیکھوں جو شام و سحر سبز گنبد		۳۰
❀ دُرودوں کا سلاموں کا ملا تحفہ رسولؐ اللہ		۳۲
❀ رب نے جسے بلا لیا شہرِ حبیبؐ میں		۳۳

❀ میں آفتابِ رسالت کی روشنی میں ہوں	۳۴
❀ ہمت نہیں ہے نعت پہ کچھ لفظ لکھ سکوں	۳۵
❀ پیکرِ حُسن ہیں محبوبؐ مدینے والے	۳۷
❀ آؤ چلتے ہیں مدینے کی زیارت کرلیں	۳۸
❀ جس نے جینا سکھایا ہے مجھ کو ہے وہ سیرت نبیؐ دل ربا کی	۴۰
❀ دِل تو بس اپنا مدینے میں بٹھا رکھا ہے	۴۱
❀ مجھ کو دربارِ رسالت کی زیارت ہوتی	۴۳
❀ ذکرِ رسولؐ پاک سے عزّت ملی مجھے	۴۴
❀ نبیؐ کا ذکر ہو جونہی تو دل مسرُور ہوتا ہے	۴۵
❀ صبح مل جائے شام مل جائے	۴۷
❀ یہ سانسوں کی مالا تو مدینے سے ملی ہے	۴۸
❀ بہکی ہوئی تھی زندگی اپنی حضوؐر جی	۴۹
❀ عجب سرور ملا مجھ کو نعت کہنے سے	۵۰
❀ گنبد کو دیکھتا رہا اور نعت ہوگئی	۵۱
❀ اگر مصطفیؐ کا سہارا نہ ہوتا	۵۲
❀ ارضِ طیبہ پہ لگے ہیں جو کفِ پائے رسولؐ	۵۳
❀ عشق سرکارؐ کی نعتوں سے کیا کرتا ہوں	۵۴
❀ اوڑھ کر کملی الٰہی کو دکھانے والے	۵۶
❀ نبیؐ اقدس کی رحمت نے سنواری زندگی میری	۵۸
❀ قرض داروں کے نبیؐ قرض اُتارا کرتے	۵۹
❀ چوکھٹ درِ رسولؐ ہو تو چومتا ہوں میں	۶۰

❀ نوری آیات نبیؐ پاک سنائیں ہم کو	۶۱
❀ انؐ کے کہے میں جو نہیں اسلام میں نہیں	۶۳
❀ عدل وانصاف نبیؐ پاک کا دیکھا ایسا	۶۵
❀ روزہ ہے فرض یہ قرآں نے بتایا سب کو	۶۷
❀ ربّ کے انعام کی جاری ہے وہ رحمت ایسی	۶۹
❀ شگفتہ ہیں مرے دن رات مَیں آیا مدینے میں	۷۱
❀ لے کے جاتی ہیں مری آنکھیں مدینے مجھ کو	۷۲
❀ انؐ سے نسبت ہی مدینے میں مجھے لائی ہے	۷۳
❀ سروں پہ سایۂ رحمت ہے بادلوں کی طرح	۷۴
❀ فکر وادب کی آبرو چوکھٹ حضوؐر کی	۷۵
❀ دل میں رسولؐ پاک کی اُلفت ہے موجزن	۷۶
❀ ہے جاری اب زباں پر نام احمدؐ	۷۷
❀ قلب وجاں میں بسا لفظ ہے یا نبیؐ	۷۹
❀ مدینے کے گلی کوچوں میں آنا ہے رسولؐ اللہ	۸۱
❀ آؤ غدیرِ خم کی مسافت کو طے کریں	۸۳
❀ نبیؐ کی نعتیں ادب سے کہنا کہ یہ ہے لازم ادب سے لکھنا	۸۴
❀ ہم نے زباں پہ نامِ محمدؐ سجا لیا	۸۵
❀ انؐ کے کردار کے سائے میں رہا کرتے ہیں	۸۷
❀ صدقہ دیتے ہوئے احساں نہ جتایا کرتے	۸۹
❀ مجھ کو اپنا کہیں یا نبیؐ	۹۱
❀ مجھے لگتا منوّر سا زماں ہے یارسولؐ اللہ	۹۲

❀ میں رہتا ہوں مدینے میں تو دنیا بُھول جاتا ہوں	۹۳
❀ نبیؐ کی نعت لکھوں گا نصیب اپنا بناؤں گا	۹۵
❀ میں ہوتا ہوں جو رنجیدہ نبیؐ کی نعت کہتا ہوں	۹۶
❀ مدینہ بُھول جاؤں میں نہیں یہ کام ہے میرا	۹۷
❀ نظیر انؐ کی میں کیوں ڈھونڈوں نہیں اس کی ضرورت بھی	۹۸
❀ نبی جی احمدِ مختار ہیں غم خوار ہیں میرے	۹۹
❀ نبیؐ کی محبت تو کام آرہی ہے	۱۰۰
❀ دیارِ مدینہ پہ قربان جاؤں	۱۰۲
❀ جب میں خیر الانام لکھتا ہوں	۱۰۳
❀ آؤ سبھی طیبہ کے مضافات میں جائیں	۱۰۵
❀ آقاؐ کو ایک نعت سنانے کی بات ہے	۱۰۶
❀ مرا ایمان ہے طیبہ	۱۰۷
❀ وہ حق نما ہیں میرے وہ میرے ہیں رہنما	۱۰۹
❀ خوش نما کتنا ہے سرکارؐ کی نعتیں لکھنا	۱۱۰
❀ چلنا ہے تو پھر چلیے عبادت ہے مدینے	۱۱۲
❀ سمیٹے بیٹھا ہوں میں زندگی کی وحشتیں ساری	۱۱۳
❀ لاریب مدینے کی فضاؤں میں شفا ہے	۱۱۴
❀ انؐ کا حرم نگاہوں میں رہتا ہے رات دن	۱۱۶
❀ نبیؐ کو دیکھوں گا جب تو میری بھی عید ہوگی	۱۱۷
❀ زندگی یوں تمام ہو جائے	۱۱۸
❀ میرا وقار آپؐ سے وابستہ ہے نبیؐ	۱۲۰

❀ مرے دن کا آغاز کتنا ہے اچھا ۱۲۱
❀ مجھے ہر حال نعتِ احمدِ مختار لکھنی ہے ۱۲۳
❀ سنہری جالیو میں آپ کے قربان میں صدقے ۱۲۴
❀ مدینے کی خوشبو ۱۲۵
❀ فلک پر چاند نے انؐ سے وفا کر کے دکھائی تھی ۱۲۷
❀ زمانے کتنے آئے ہیں ابد تک کتنے آئیں گے ۱۲۹
❀ کوئی مانگے نہ دعا ہم تو سدا مانگیں گے ۱۳۰
❀ سُرخرُو ہو گی نبیؐ کی ساری اُمت حشر میں ۱۳۱
❀ میں بھُولا تھا میں بھٹکا تھا درِ اطہر پہ اب آیا ۱۳۲
❀ سخاوت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے شہرِ طیبہ میں ۱۳۳
❀ مجھے دارِ وفا میں بھی بلائیں یا رسولؐ اللہ ۱۳۵
❀ آپؐ ہیں جُود و سخا نورِ خدا کے پیکر ۱۳۷
❀ محسوس ہو رہا ہے کہ دنیا نکھار دی ۱۳۹
❀ انؐ کی تعظیم پہ توقیر پہ قُرباں جائیں ۱۴۱
❀ بزمِ ہستی کو سجایا ہے نبیؐ نے میرے ۱۴۳
❀ حضوؐر آپؐ کا ہم تو نظام بھولے ہیں ۱۴۴
❀ کھلے ہیں آپؐ کی رحمت کے باب ہم پر بھی ۱۴۵
❀ مرا نصیب کہ مجھ پر ہیں مہرباں آقاؐ ۱۴۷
❀ سینے میں بیٹھی بات سنانے کے واسطے ۱۴۹
❀ مری دنیا مرا ایمان ہے بس نام مولاؐ کا ۱۵۰
❀ اتنا ہمیں تو پیار ہے نامِ رسولؐ سے ۱۵۱

❀ اُنؐ کی رحمت کا طلب گار زمانہ سارا ۱۵۲
❀ حال آقاؐ کے مدینے کا بیاں ہو کیسے ۱۵۳
❀ دنیا کسی کے ساتھ رہے، ہم کو اس سے کیا ۱۵۴
❀ کلام میرا ابھی معتبر ہو، ہوں اُس میں انؐ کے ہی سب حوالے ۱۵۶
❀ ہستی کو جو وجود ملا آپؐ کے طفیل ۱۵۷
❀ کیسی ہے ہم پہ چشمِ عنایت حضوؐر کی ۱۵۹

عشق رسولؐ کا شعری قرینہ

نعت عشق رسولؐ کا شعری بیانیہ ہے۔تہہ دل کی سرحدیں جب شہرِ مدینہ کے خواب کی سرحدوں میں ضم ہو جائیں تو قلم سے نعت کی روشنی کاغذ پر اُترتی ہے۔عبدالمجید چٹھہ پر رشک آتا ہے کہ وہ نعتِ رسولِ مقبولﷺ کی شعری روایت میں اپنے حصے کے عشق کا اظہار قلب وجاں کی مبارک سرشاریوں کے ساتھ فرما رہے ہیں۔ان کا نعتیہ کلام عشق وسرور کی اس پرنور فضا میں سانس لے رہا ہے۔جو ایمان کی کاملیت کی نشانی ہے۔عبدالمجید چٹھہ کی نعتیہ شاعری جذبے کی صداقت اور ایقان کی عظمت کی مظہر ہے۔اس لیے ان کی نعتوں میں روحانیت کے قرینے مرتب ہوتے ہیں۔

آپ نے سب سے کہا شرک سے روکو خود کو
ان سے توحید و رسالت کی گواہی چاہی

....

تیرگی مجھ سے گریزاں ہے کہ میں نے اب تک
اک دیا آپؐ کی اُلفت کا جلا رکھا ہے

....

یہ تلخئ حیات تو مٹتی نہ عمر بھر
ان کی حیاتِ پاک سے راحت ملی مجھے

....

نبیؐ اقدس کا کہنا ہے مری سیرت کو اپناؤ
گناہوں کا محل پھر ہی تو چکنا چور ہوتا ہے

رُخسارِ مدینہ میں سیرت پاکؐ کے خدوخال آپﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے پرنور رنگ قاری کے دل پر عشق رسولؐ کے نقوش کو تازگی سے نوازتے ہیں۔آپؐ کی مدحت راحت جاں ہے۔چٹھہ صاحب کی نعت نگاری کے اوصاف میں آدابِ نعت نگاری کی پاسداری ملتی ہے۔ان کا لب ولہجہ نعت نگاری کے مزاج سے ہم آہنگ ہے۔اس لیے ان کی شاعری عشق کی سرشاری میں بھی مقامِ نبیؐ اور آداب نعت نگاری سے پوری طرح آگاہ ہے۔لفظ کے انتخاب سے مصرع سازی میں زبان کی شعری تشکیل تک عاجزی کے روپ میں ظاہر ہوتا ہے۔

بھلا کب جہنم سے ہم چھوٹ پاتے
انہیںؐ ذکر میں گر پکارا نہ ہوتا

....

میسر نہ ایماں کی دولت جو ہوتی
مقدر کا چمکا ستارہ نہ ہوتا

....

انہیؐ کی تو سیرت مری رہنما ہے
یہی ایک سیرت تو کام آ رہی ہے

عبدالمجید چٹھہ نے شہرِ مدینہ کے سکون بخش تصورات کو شعروں کے روپ میں ڈھال کر ہمیں بھی ان سرشاریوں میں شریک بنالیا ہے۔جو عشق رسولؐ کے فیض سے نصیب ہوتی ہیں۔ان کی شاعری میں وہ کیفیات جذب ہیں جو ایک سچے عاشق رسولؐ کا سرمایہ ایمان

ہوتی ہیں۔نعت کی ایسی پر کیف شاعری خوش بختی اور رحمت الٰہی سے ملتی ہے۔ان کی نعتیہ شاعری سرور ہی نہیں دیتی۔بلکہ نبی پاکؐ کے اُمتی ہونے کا شعور بھی دیتی ہے جو دونوں جہانوں کا سرمایہ ہے اور اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

اُمت ہیں ان کی ہم ہمیں قسمت پہ ناز ہے
پت جھڑ میں بھی بہار ہے نامِ رسولؐ سے

ڈاکٹر اسحاق وردگ

صدر شعبۂ اردو فیڈرل گورنمنٹ کالج نوشہرہ

مدحت رسولؐ اور فقیر بے نوا

نعت گوئی تائید ربانی کے بغیر ناممکن ہے۔یہ سعادت جس کسی کو بھی حاصل ہوئی وہ اپنی خوش بختی پر جتنا بھی ناز کرے، کم ہے۔اگر اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا شامل نہ ہو تو فرد کے لیے اپنی بشری محدودات اور فکری مسدودات کا ادراک کرتے ہوئے اس ہستیؐ بے مثال کے اوصاف بیان کرنا سراسر ناممکن ہو۔احادیث مبارکہ پر نظر ڈالیے تو یہ راز کھلتا ہے کہ آپؐ نہایت خوش کلام تھے۔گویا ناعت کے لیے ایک معیار، ایک پیمانہ مقرر کر دیا گیا کہ جس کسی نے بھی نعت کہنی ہے وہ پہلے قرآن اور احادیث کا مطالعہ کرے، پھر اپنے قرینے اور سلیقے کو عشق کی روشنائی میں شامل کرے۔کیونکہ نعت کہہ کر شاعر حضورؐ کے دربار تک رسائی کا اُمیدوار بن جاتا ہے۔

محترم عبدالمجید چٹھہ کی ایک پہچان عشق رسولؐ ہے۔ان کا سراپا اس بات کی سراسر تائید کرتا نظر آتا ہے کہ انہیں حضوری کا اِذن حاصل ہے۔حال ہی میں ان کی ایک کتاب ''نور میں مستور سخن'' میرے زیر مطالعہ رہی ہے۔اس میں سیرتِ مبارکہ کو نہایت احسن طریقے سے منظوم کرنے کی سعادت چٹھہ صاحب کے حصے میں آئی ہے۔عبدالمجید چٹھہ خوش نصیب ہیں کہ مدحت رسولؐ کے معاملے میں اللہ نے انہیں اپنا ہم آواز ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ان کی موجودہ کتاب ''رخسارِ مدینہ'' میری اس بات کی تائید میں گواہ ہے۔وہ جانتے ہیں کہ عشق رسولؐ ہی دراصل عشق الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔وہ بارگاہِ رسالت مآب میں حضوری کی پرنور ساعتوں میں دنیا و مافیہا سے بے خبر ایک فقیر بے نوا کی طرح سر جھکائے دکھائی دیتے ہے۔میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ اسی طرح ہماری ساعتوں کو اپنی خوبصورت نعت اور آواز سے نوازتے رہیں۔آمین

ریاض رومانی

10 مارچ 2019ء

حمد باری تعالیٰ

الٰہی نے جو صُبحِ نو اتاری میری آنکھوں پر
نہ دیکھے گا کوئی اب تو اُداسی میری آنکھوں پر

مدینے پاک کی ہر رہ کو دیکھا مَیں نے اُلفت سے
نرالی کہکشاں رب نے بنائی میری آنکھوں پر

جو آنکھوں نے کہا وہ ہی زباں پر لفظ آئے تھے
عجب اک داستاں رب نے گزاری میری آنکھوں پر

خوشی کے آنسو آئے تھے کھڑا تھا سامنے ان کے
طنابِ زندگی رب نے بٹھا دی میری آنکھوں پر

یقیں کب تھا مجھے وہ اپنے قدموں میں بلائیں گے
مرے مولا نے بزمِ جاں سجائی میری آنکھوں پر

❀

ہوں تا بہ ابد خادمِ سردارؐ مدینہ
مالک ہیں مرے آقا ہیں سرکارِ مدینہ

ہے اپنے خمیروں میں گندھی چاہتِ طیبہ
آبا تھے مری آل طلب گارِ مدینہ

ہر سمت محبت ہی نظر آتی ہے مجھ کو
آنکھوں میں بسے رہتے ہیں انوارِ مدینہ

میں ذکرِ محمد ﷺ سے سدا رہتا ہوں شاداں
منسوب مری ذات سے اذکارِ مدینہ

ہے آپؐ کی تطہیر پہ ایمان مکمل
ہیں مثل گلابوں کے یہ رُخسارِ مدینہ

وہ ہاشمی و مطلبی پاک گھرانہ
افضل ہے جہانوں سے یہ دربارِ مدینہ

ہر چیز محبت ہی تو کرتی ہے نبیؐ سے
دیتے ہیں گواہی جو یہ کوہسارِ مدینہ

ہر وقت مجیدؔ ایسے تُو پڑھتا ہے جو نعتیں
ہیں دِل میں بسے تیرے بھی منٹھارِ مدینہ

❀

کیسے کہہ دوں یا نبیؐ میں سروری درکار ہے
مُجھ کو تو بس آپؐ ہی کی چاکری درکار ہے

زندگی تاریکیوں میں چُھپ نہ جائے یہ مری
مسکرا دیں یا نبیؐ کہ روشنی درکار ہے

ذِکر ہے بس آپؐ ہی کا مجلسِ کونین میں
سازِ ہستی کو مری وارفتگی درکار ہے

اے غریبوں، بے نواؤں، بے کسوں کے دِلرُبا
آپؐ کی چشمِ کرم کی دلبری درکار ہے

رازِ دل تو جانتے ہیں میں کہوں یا نہ کہوں
پھر بھی کہتا ہوں میں انؐ سے حاضری درکار ہے

درِ نبیؐ سے ہر اک بشر نے سکون و راحت کے پُھول پائے
سبھی غریبوں نے مصطفیؐ سے وفا و چاہت کے پُھول پائے

تہی تھے دامن شکستہ دل تھے اندھیر نگری تھی بس مقدر
جہاں نے طیبہ کے پاسباں سے رہِ محبت کے پھول پائے

ہوئے ہیں دیوانے جو بھی انؐ کے اُنہیں نوازا بڑا خدا نے
سجے ہیں ان کے یہ دین و دنیا رہِ ہدایت کے پھول پائے

میں برہنہ پا چلا مدینے مجھے لگایا سبھی نے سینے
جو دیکھی روضے کی جالی میں نے لگا کہ اُلفت کے پُھول پائے

مجیدؔ دیکھو یہ خوش نصیبی نہ آڑے آئی مری غریبی
زہے مقدر درِ نبیؐ سے حسیں محبت کے پھول پائے

اس قدر جو آج میرے مَن کو بھائی ہے ہوا
اس کا مطلب ہے مدینے سے ہی آئی ہے ہوا

گُنبدِ خضریٰ کو چُھو کر جالیوں کے قُرب سے
خوش بُو اپنے ساتھ مہکی مہکی لائی ہے ہوا

زندگی اس میں بسائی ہے خدا نے بالیقیں
زُلفِ اطہر سے نبیؐ کے مِل کے آئی ہے ہوا

ہوتی ہے ہمراز میری یہ مری تنہائی میں
ذکرِ طیبہ ہوتے ہی جو مُسکرائی ہے ہوا

میرے آقاؐ زندگی کی سانسیں چلتی ہیں مگر
جانِ جاناں آپؐ ہی کے صدقے پائی ہے ہوا

حُبِّ نبیؐ کے بحر میں بہتی ہے زندگی
مہکی ہوئی گلاب سی رہتی ہے زندگی

خُلدِ بریں عزیز ہے لیکن مرے خدا
مجھ کو بسا مدینے میں کہتی ہے زندگی

یہ آندھیاں جو آتی ہیں حزن و ملال کی
طیبہ کی آس ہی میں تو سہتی ہے زندگی

گر سنتِ رسولؐ کی یہ پیروی کرے
پھر اجتماعِ حُسن میں رہتی ہے زندگی

یہ آنکھ و دل کی راہوں کو رکھتی ہے جلوہ گر
مجھ کو مجیدؔ ایسے ہی کہتی ہے زندگی

زندگی پُرسکون گزرے گی اس کی نسبت مدینے سے کرلو
رنج و غم پھر نہیں جنم لیں گے تم محبت مدینے سے کرلو

گر ہے تاریک زندگی اپنی اور ہونٹوں پہ بے بسی اپنی
چاند تاروں سے روشنی کے لیے اپنی الفت مدینے سے کرلو

حُسنِ طیبہ ہی حُسن ازلی ہے اس کی تخلیق رب کی مرضی ہے
چاہتے ہو اگر درخشندہ اپنی قسمت مدینے سے کر لو

عظمتِ شہر مصطفیؐ دیکھو، شہروں میں شہر دِلرُبا دیکھو
ہوتے جائیں گے سارے حل عُقدے تم عقیدت مدینے سے کرلو

دین و دنیا میں کامیابی کا بس مدینے سے ملتا ہے رستہ
آزمانا ہے تو چلو حاصل اپنی جنت مدینے سے کر لو

جب پڑی میری نظر اُن گنبد و مینار پر
دِل نے بھیجا پھر سلام انؐ سیّدی ابرار پر

اِتنی دِل کش ہے فضا آقاؐ کے شہرِ پاک کی
حُسن آتا ہے نظر تجھ کو گُل و گلزار پر

میں تو اس قابل نہیں تھا دیکھتا طیبہ کبھی
یہ تو ان کا ہے کرم مجھ بے کس و لاچار پر

جو بھی چاہے آ کے اس شہرِ مقدس میں رہے
سب کو ملتا ہے سکوں ہر پل درِ انوار پر

گرچہ ساری ہی زمیں اللہ کی تخلیق ہے
مہرباں ہے وہ مگر اس اُمتِ دلدار پر

مرحبا نُور منارا ہے حسیں نُور اُنؐ کا
اس قدر ربّ نے سنوارا ہے حِسیں نُور اُنؐ کا

ظُلمتِ دہر سے گھبراؤں یہ ممکن ہی نہیں
اپنا ہر وقت سہارا ہے حِسیں نُور اُنؐ کا

بس اِسی نام سے روشن ہے حیات اپنی بھی
دِل میں مَیں نے بھی اُتارا ہے حِسیں نُور اُنؐ کا

ساری دُنیا کو کیے دیتا ہے روشن ہر پل
قلب کو کس نے نِکھارا ہے حِسیں نُور اُنؐ کا

پیش تر آدمِؑ اوّل سے بھی تخلیق ہوا
کتنا روشن یہ ستارا ہے حسیں نور اُنؐ کا

خُلد نازاں ہے تو بس اسمِ محمدﷺ پہ مجیدؔ
ساری اُمت کو بھی پیارا ہے حسیں نور اُنؐ کا

خاکِ طیبہ مجھے لگانا ہے
نور آنکھوں میں اب بڑھانا ہے

سبز گُنبد سنہری جالی ہی
راحتِ دل کا اک ٹھکانہ ہے

اذن خود ہی حضورؐ فرمائیں
پھر مجھے کب مدینے جانا ہے

پاک سیرت نبیؐ کی اپنا کر
خود کو یوں شرک سے بچانا ہے

قاسمؐ دو جہان کا ہے کرم
نعمتوں کا ملا خزانہ ہے

یادِ عشقِ نبیؐ ہی میں گزری
وقت کو ضوفشاں بنانا ہے

شاید ان کی نظر میں آ جاؤں
نعت لکھنا تو اک بہانہ ہے

میں دیکھوں جو شام و سحر سبز گنبد
بڑھا دے وہ میری نظر سبز گنبد

مجھے لگتا ہے دل نگر سبز گنبد
ہُوا اس طرح جلوہ گر سبز گنبد

چمن زندگی کا ہُوا سبز ایسا
ہے میرا یہی بحر و بر سبز گنبد

میں بھٹکا نہیں ہوں نہ بھٹکوں گا آخر
مری منزل و راہبر سبز گنبد

مجھے کائناتِ خدا لگ رہا ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر سبز گنبد

مجیدؔ اس میں حیرانگی کون سی ہے
ہے یہ چاند تاروں کا گھر سبز گنبد

درُودوں کا سلاموں کا ملا تحفہ رسولؐ اللہ
ہُوا ہے آپؐ کے در سے عطا تحفہ رسولؐ اللہ

خیال آتا ہے محشر میں فرشتے دیکھتے ہوں گے
مرے اعمال میں سب سے جُدا تحفہ رسولؐ اللہ

مری ہستی پہ ظُلمت کا کبھی سایہ نہیں آیا
مرے دل کو یہ دیتا ہے ضیا تحفہ رسولؐ اللہ

میں پڑھتا ہوں جبھی نازاں ہیں مجھ پر کہکشائیں بھی
یہ ساری نعمتوں سے ہے سوا تحفہ رسولؐ اللہ

پڑھوں تو لوگ کہتے ہیں لبوں پر پھول کھلتے ہیں
رہے گا ہونٹوں پر یہ ہی سدا تحفہ رسولؐ اللہ

رب نے جسے بلا لِیا شہرِ حبیبؐ میں
سب کچھ اُسے عطا کِیا شہرِ حبیبؐ میں

رنج و الم مصیبتیں آتی نہیں یہاں
ہوتا ہے سب کا ہی بھلا شہرِ حبیبؐ میں

جو نُور سے بنے ہیں وہ خادم ہیں شہر کے
مِلتا ہے ہر جگہ خدا شہرِ حبیبؐ میں

عرشِ بریں قریب ہے لگتا ہے طیبہ کے
رب سن رہا ہے ہر دعا شہرِ حبیبؐ میں

سمجھوں گا میں کہ راضی ہے مجھ سے مرا خدا
مل جائے گر مجھے جگہ شہرِ حبیبؐ میں

میں آفتابِ رسالت کی روشنی میں ہوں
حضورؐ آپؐ کی سِیرت کی روشنی میں ہوں

وہ جن کی کِرنوں سے ظلمت کے سارے پردے ہٹے
میں انؐ کی چاند سی صورت کی روشنی میں ہوں

ہوئے ہیں جس سے منوّر جہان ظُلمت کے
اُسی تو ماہِؐ نبوت کی روشنی میں ہوں

جو بی بی آمنہؓ کے باغ میں مہکتا ہے
میں ایسے پھول کی رنگت کی روشنی میں ہوں

چمک رہے ہیں ستارے جو انؐ کے آنگن میں
انہی ستاروں کے جھرمٹ کی روشنی میں ہوں

چراغِ مصطفویؐ میرے گھر میں جلتا ہے
اِسی چراغ کی اُلفت کی روشنی میں ہوں

ہمت نہیں ہے نعت پہ کچھ لفظ لکھ سکوں
لفظوں سے اُنؐ کی بات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

جس رات غارِ ثور میں پہنچے مرے حضورؐ
اس بے مثال رات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

الفاظِ عہدنامہ کا کیا حال تھا ہُوا
کفار کی میں مات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

عجمی تھا پھر بھی آپؐ کی اُمت میں آ گیا
ایسی نوازشات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

شام و سحر حضورؐ کی رہتا ہے یاد میں
اس دِل کی واردات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

کیسے حریمِ کعبہ کو گھیرا بتوں نے تھا
کعبے کی اس نجات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

ہِجرت کی رات آپؐ کی چوکھٹ پہ تھے عدُو
اُن دشمنوں کی گھات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

جُونہی پکارا آپؐ کو سب دُور ہو گئے
ایسے میں حادثات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

جس ہستی نے مجیدؔ کو اپنا بنا لیا
اس بے مثال ذات پہ کچھ لفظ لکھ سکوں

پیکرِ حُسن ہیں محبوبؐ مدینے والے
ہیں بہت خُوب ہیں کیا خوب مدینے والے

لوگ کہتے ہیں کہ ہوں آپؐ کا عاشق لیکن
میں تو ہوں آپؐ کا مجذوب مدینے والے

نعت کہتا ہوں بہت لوگ ادب کرتے ہیں
ہوں جو میں آپؐ سے منسوب مدینے والے

آپؐ کی ذات ہے اسلوبِ سخن نعت کا
بس فقط آپؐ ہیں مطلوب مدینے والے

آپؐ کے نُورِ مجسّم سے منوّر سارے
ہم مسلمان ہوئے خوب مدینے والے

آؤ چلتے ہیں مدینے کی زیارت کر لیں
اس میں آتے ہیں فرشتے بھی عبادت کر لیں

یہ ہی وہ ارضِ مقدس ہے کہ جنّت بھی یہاں
خود ہی ملتی ہے اُسے دیکھیں سعادت کر لیں

نسلِ انسان پہ احسان ہیں آقاؐ کے بہت
یہ ہے انعام محبّت کا محبّت کر لیں

ہے یہاں باعثِ تخلیقِ جہاں کا روضہ
ہفت افلاک بھی جُھکتے ہیں مودّت کر لیں

ہو کے رنجور حضورؐ آئے تھے مکّے سے یہاں
ہم بھی جا کر کبھی اس قلب کی راحت کر لیں

منبعِ رُشد و ہدایت ہے یہ طیبہ انؐ کا
درِ اغیار سے ہم پوری کیوں حاجت کر لیں

آؤ طیبہ کی طرف جائیں سبھی ہم مل کر
وہ ہی منزل ہے ذرا طے یہ مسافت کر لیں

جس نے جینا سکھایا ہے مجھ کو ہے وہ سیرت نبیؐ دل ربا کی
اور جس سے ہے روشن زمانہ ہے وہ صورت نبیؐ دل ربا کی

اپنے اعمال جب دیکھتا ہوں بخشا جاؤں گا یہ سوچتا ہوں
حشر میں تو بچائے گی مجھ کو صرف رحمت نبیؐ دل رُبا کی

رونقِ بزم ان سے سجی ہے، ذکر انؐ کا مری زندگی ہے
مانگ لیتا ہوں میں دل رُبا سے جو ہے مدحت نبیؐ دل رُبا کی

یا نبیؐ آپؐ ہی کے کرم سے اپنی توقیر ہے تو عجم سے
ہے یہ ربّ کریم کا فرماں ہو اطاعت نبیؐ دل رُبا کی

دِل تو بس اپنا مدینے میں بٹھا رکھا ہے
رنج و غم اور مصیبت سے بچا رکھا ہے

یہ کسی اور کا ہو سکتا نہیں ہے ہرگز
آپؐ کے نام پہ اس من کو لگا رکھا ہے

تیرگی مجھ سے گریزاں ہے کہ میں نے اب تک
اک دیا آپؐ کی اُلفت کا جلا رکھا ہے

حبِّ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کچھ بھی نہیں عالم میں
اپنی اولاد کو یہ میں نے بتا رکھا ہے

نعت پڑھتا ہوں تو یوں لگتا ہے اکثر مجھ کو
سب فرشتوں کو مرے رب نے بلا رکھا ہے

حشر میں انؐ کی شفاعت تو یقینا ہوگی
اپنی تقدیر کو اُس در کا بنا رکھا ہے

موت آئے گی ملاقات کو لے جائے گی
انؐ سے جن کو میں نے سینے میں بسا رکھا ہے

مجھ کو دربارِ رسالت کی زیارت ہوتی
پھر تو سرکارؐ کے قدموں میں عبادت ہوتی

پھرتا گلیوں میں مدینے کی بھکاری بن کر
پھر کسی اور مقدر کی نہ چاہت ہوتی

میں مدینے کے مؤذّن سے اذانیں سنتا
میرے اعمال میں ایسی بھی عبادت ہوتی

سامنے منبرِ اقدس کے میں بیٹھا ہوتا
روشنی آنکھوں میں پھر تاجِ رسالت ہوتی

سوتا میں خاک مدینہ پہ سرِ عام مجیدؔ
اس سے اچھی نہ کوئی اور تو راحت ہوتی

ذکرِ رسولؐ پاک سے عزّت ملی مجھے
نعتِ رسولِ پاک کی دولت ملی مجھے

یہ تلخئ حیات تو مِٹتی نہ عمر بھر
انؐ کی حیاتِ پاک سے راحت ملی مجھے

جُود و سخا حضوؐر کی کام آئی میرے تو
مِدحت ثنائی کیا ملی رحمت ملی مجھے

واجب ہے انؐ کی پیروی یہ ہی تو حکم ہے
دیکھو درِ رسولؐ سے عظمت ملی مجھے

راحت کدہ حضوؐر کے روضے کی جالیاں
مولاؐ رحیم آپؐ سے ہمّت ملی مجھے

ربِّ کریم آپ نے لکھوائی نعت تو
بے مثل و بے مثال سی دولت ملی مجھے

نبیؐ کا ذکر ہو جونہی تو دل مسرُور ہوتا ہے
بلائیں دُور ہوتی ہیں ہر اک غم دُور ہوتا ہے

مجھے گر چوٹ لگتی ہے محمدﷺ بول دیتا ہوں
میں انؐ کا نام لیتا ہوں جو دل رنجور ہوتا ہے

دعاؤں میں وسیلہ آپؐ ہی کا نام ہے بے شک
مرے رب نے کہا ہے یہ مجھے منظور ہوتا ہے

نبیؐ کے عشق میں ڈُوبوں تو رب کو دیکھ لیتا ہوں
غرض اس سے نہیں مجھ کو کہاں پر طُور ہوتا ہے

مری سن لو مدینے کی میں جونہی بات کرتا ہوں
نگاہوں میں مری اُس کا سُخن مستور ہوتا ہے

مرے آقاؐ کی باتیں کانوں میں رس گھول دیتی ہیں
دہن انؐ کی ثناخوانی پہ ہی مامور ہوتا ہے

نبیؐ اقدس کا کہنا ہے مری سیرت کو اپناؤ
گناہوں کا محل پھر ہی تو چِکنا چُور ہوتا ہے

صبح مل جائے شام مل جائے
عشقِ احمدؐ کا جام مل جائے

جس سے کون و مکان روشن ہیں
مجھ کو ماہِ تمام مل جائے

میرے بچے غلام ہوں انؐ کے
ان کو رزقِ دوام مل جائے

یہ صفائی کریں مدینے میں
ایسی قسمت یہ کام مل جائے

میں گدائی پہ ناز کرتا ہوں
گر مدینے میں عام مل جائے

مجھ سے پوچھیں مجیدؔ کیسے ہو
پھر غلامی میں نام مل جائے

یہ سانسوں کی مالا تو مدینے سے ملی ہے
مولاؐ کا یہ صدقہ ہے کہ اب تک جو چلی ہے

وہ شاہؐ مدینہ ہی تو امداد کو آئیں
ہر حال میں انؐ ہی سے مری بات بنی ہے

محسوس یہ ہوتا ہے کہ طیبہ کی ہوا ہے
جنت ہی کے محلوں کی کہیں کھڑکی کھلی ہے

میں نعت پڑھوں لوگ سکوں کرتے ہیں حاصل
لگتا ہے زباں میری مدینے سے دُھلی ہے

ہے گنبد خضریٰ تو مجھے جان سے پیارا
آنکھوں میں بسا ہے تُو خفی ہے یا جلی ہے

مجھ کو بھی الٰہی ہی سے تقدِیس ملے گی
وہ ذات بڑی ذات بڑی ذات علی ہے

بہکی ہوئی تھی زندگی اپنی حضوؐر جی
تھی آرزو بُجھی بُجھی اپنی حضوؐر جی

رہتے تھے ہم غلامی کے اک منجدھار میں
ہر سانس تھی رُکی رُکی اپنی حضوؐر جی

صدیوں سے روحِ نفس میں ہے پیاس اس قدر
مِٹتی نہیں ہے تشنگی اپنی حضوؐر جی

آنے سے پہلے آپؐ کے لیتی تھی سِسکیاں
اب ہی بنی ہے زندگی اپنی حضوؐر جی

مُجھ غم زدہ مجیدؔ کو سینے لگایئے
اس میں نہاں ہے ہر خوشی اپنی حضوؐر جی

عجب سرور ملا مجھ کو نعت کہنے سے
حضوؐر پاک کی دن رات بات کہنے سے

مجھے تو زندگی اپنی حسِین لگتی ہے
رہِ رسولؐ کو اپنی حیات کہنے سے

زہے نصیب کہ غم مجھ سے دُور رہتے ہیں
نبیؐ کے نام کو اسمِ نجات کہنے سے

میں انؐ کی شانِ کریمی کے پھول چُنتا ہوں
حصولِ عشقِ مدینہ کو ذات کہنے سے

گنبد کو دیکھتا رہا اور نعت ہو گئی
شہرِ نبیؐ میں میری بسر رات ہو گئی

اک مغفرت کا سجدہ مرا بھی نصیب تھا
دنیاءِ شرک و جہل کو بھی مات ہو گئی

گُل کو مہک تو چاند ستاروں کو روشنی
سب کو میسّر آپؐ سے خیرات ہو گئی

آئے جو خیر الانبیاءؐ رُوئے زمین پر
رحمت کی ہم فقیروں پہ برسات ہو گئی

پھر معتبر زمانے میں خادِم بھی ہو گیا
وابستہ انؐ سے جونہی مری ذات ہو گئی

جب جب بھی میں نے ذکر محمد ﷺ کیا مجیدؔ
قلب و نظر کی پوری تو ہر بات ہو گئی

اگر مصطفیٰؐ کا سہارا نہ ہوتا
کوئی مُشکلوں کا کنارا نہ ہوتا

بھلا کب جہنم سے ہم چھُوٹ پاتے
انہیںؐ ذِکر میں گر پکارا نہ ہوتا

درِ مصطفیٰؐ سے نہ گر بِھیک ملتی
غریبوں کا پھر تو گزارا نہ ہوتا

میسّر نہ ایماں کی دولت جو ہوتی
مقدّر کا چمکا ستارہ نہ ہوتا

جہالت کا پردہ سدا رہتا قائم
نبیؐ پہ جو قرآں اُتارا نہ ہوتا

اگر بولہب بوجہل کلمہ پڑھتے
مجیدؔ ان کا ہرگز خسارہ نہ ہوتا

ارضِ طیبہ پہ لگے ہیں جو کفِ پائے رسولؐ
ان کی خوشبو پہ نثاراں ہیں زمانے کے پھول

ان کے سجدوں میں وفا مجھ کو نظر آتی ہے
جن کے ماتھے پہ چمکتی ہے مدینے کی دھول

ایسی پُرنور تو جنّت ہے فقط طیبہ میں
جس میں رہتے ہیں حسیں لالِ نبیؐ لالِ بتولؓ

جا بہ جا کوچۂ عالم میں نظر آتے ہیں
جو ہیں توحید و رسالت کے درخشندہ اصول

بیت جاتے ہیں مدینے میں جو ایّام مجیدؔ
وہ ہی دربارِ رسالت میں بھی ہوتے ہیں قبول

عشق سرکارؐ کی نعتوں سے کیا کرتا ہوں
یہ ہی نذرانے میں پڑھ پڑھ کے دِیا کرتا ہوں

ذکر محبوبؐ الٰہی کا بچائے مجھ کو
دامنِ چاک و دریدہ کو سِیا کرتا ہوں

دستگیری کے لیے جب بھی پکاروں انؐ کو
پھر میں اوقات سے بڑھ کر ہی لیا کرتا ہوں

میرے آنگن میں جو آتی ہے سدا طیبہ سے
ان ہواؤں ہی میں اب سانس لیا کرتا ہوں

یاد آتی ہیں مدینے کی سہانی راتیں
میں مدینے کی محبت میں جِیا کرتا ہوں

لوگ کہتے ہیں کہ مدہوش ہو تم بھی تو مجیدؔ
جامِ اُلفت کا مدینے سے پیا کرتا ہوں

اوڑھ کر کملی الٰہی کو دکھانے والے
اپنی راہوں پہ زمانے کو لگانے والے

رات کے پچھلے پہر خوب تلاوت کرتے
اور قرآن کو سینے سے لگانے والے

منتظر آپؐ کی آمد کے نبیؑ سب ہوں گے
اُن کی اُمت کو جہنّم سے بچانے والے

کس قدر آپؐ کو آنکھوں پہ بٹھائے دنیا
دوشِ اطہر پہ نواسوںؓ کو بٹھانے والے

ربِّ اقدس نے کبھی آپؐ کو تنہا نہ کیا
آپؐ دکھ درد غریبوں کے مٹانے والے

ہیں گلستانِ نبوّت کے درخشندہ پھول
قابَ قوسین پہ دل جا کے لبھانے والے

نبیؐ اقدس کی رحمت نے سنواری زندگی میری
ہر اک بازارِ طیبہ سے گزاری زندگی میری

خزاؤں میں ہی اُلجھا تھا جو تھا میں دُور طیبہ سے
مدینے کی بہاروں میں اُتاری زندگی میری

سہارا جب سے پایا ہے مدینے والے آقاؐ کا
جہاں والے یہ کہتے ہیں نکھاری زندگی میری

الٰہی نے جو پوچھا تھا کسے مکّہ کو جانا ہے
میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں پکاری زندگی میری

طلب اس کی بھی یہ ہی تھی نبیؐ نے پوری کر دی پھر
بٹھا کر خاکِ طیبہ پر سنواری زندگی میری

قرض داروں کے نبیؐ قرض اُتارا کرتے
یعنی محتاجوں غریبوں کا سہارا ٹھہرے

کتنے مجبور غلاموں کو کیا تھا آزاد
اس کی اصحابؓ نبیؐ پاک گواہی دیتے

انؐ کے صدقے ہی، نہیں خوف نہیں رنجیدہ
اپنے اعمال حِسیں جس نے ہیں آگے بھیجے

راہِ اللہ میں جو خرچ کِیا کرتے ہیں
روزِ محشر نبیؐ ان کے بھی تو ہم رہ ہوں گے

مل کے اوروں سے الٰہی کے لیے ہیں سجدے
آنکھوں میں پیارے نبیؐ کا ہیں جو اُسوہ رکھتے

چوکھٹ درِ رسولؐ ہو تو چُومتا ہوں میں
تقدیر اپنی دیکھ کے پھر جُھومتا ہوں میں

رونق مدینے پاک میں ہوتی ہے اس قدر
خود کو فضاءِ نور میں پھر ڈھونڈتا ہوں میں

قسمت سے میرا سامنا ہوتا ہے ہر جگہ
پُرنُور زندگی کے مزے لُوٹتا ہوں میں

جو بیٹھتا ہوں گُنبدِ خضریٰ کے سامنے
جُود و سخا کے بحر میں ہی ڈوبتا ہوں میں

ان ہی مکانوں میں کہیں رہتے تھے وہ مجیدؓ
اصحابِؓ مصطفیٰؐ کا پتہ پوچھتا ہوں میں

نوری آیات نبیؐ پاک سنائیں ہم کو
کیسے پڑھنی ہیں یہ باتیں بھی سکھائیں ہم کو

حق و باطل میں جو تفریق کِیے دیتی ہیں
ساری آیات مبارک بھی دکھائیں ہم کو

کوئی انکار اگر ان کا کرے تو کیسے
ہر منافق کی وہؐ عادات بتائیں ہم کو

کوئی انسان ہو مشکل میں اگر تو آقاؐ
یاد آیاتِ شفا ساری کرائیں ہم کو

آقاؐ سے ہم نے بھی آدابِ تلاوت سیکھے
نعمتیں انہوں نے مولا کی گِنائیں ہم کو

کون سی شب کو اُتارا تھا یہ قرآں انؐ پر
پیارے اصحابؓ وہ راتیں بھی بتائیں ہم کو

باتیں آقاؐ نے بتائیں ہمیں وہ سب ہی مجیدؔ
قسمیں جن باتوں پہ اللہ نے کھائیں، ہم کو

❁

انؐ کے کہے میں جو نہیں اسلام میں نہیں
گر خیر چاہو ابدی تو مانو اسے یہیں

اہلِ عرب کو دیکھئے عہدِ حضورؐ میں
کافر ہی رہ گئے تھے اگرچہ تھے وہ حسیں

آقاؐ کے ساتھ ماننا مولا کو لازمی
اِس کے سوا اِلٰہ بھی کوئی نہیں کہیں

مکے کے نوجوان سبھی تھے عزیز بھی
اکثر نہ کلمہ پڑھ سکے حالانکہ تھے وہیں

کچھ کو دعائیں مانگ کے اسلام میں لِیا
کچھ نے بنا لی زندگی اپنی بھی آتشیں

دشمن رسولِؐ پاک کے تھے جانتے انہیں
وہ مانتے حضورؐ کو صادقؐ تھے اور امیںؐ

سارے قریشی آپؐ کو کہتے تھے باصفا
جو زندگی کی ساعتیں ان پر عیاں رہیں

مشرک جو کلمہ حق کا نہ پڑھتے تھے اور پھر
اس بات پر حضورؐ سے لڑتے تھے بالیقیں

ظلم وستم کے آپؐ پہ توڑیں پہاڑ جو
وہ مر گئے تھے جنگوں میں وہ تھے بڑے لعیں

آخر مجیدؔ آ گیا وہ روز مکّے میں
مانگیں پناہیں غیروں نے تو آپؐ نے بھی دیں

عدل و انصاف نبیؐ پاک کا دیکھا ایسا
یہ تو قرآں نے بتایا ہے کہ سب سے اچھا

آپؐ صادقؐ تھے امیںؐ تھے یہ سنا ہے سب نے
یہ گواہی بھی تو دیتا ہے وہ مکیّ والا

فیصلہ آپؐ جو کرتے تھے وہاں پر رہتے
دیکھنے والے بتاتے ہیں وہ اچھا ہوتا

یہ حقیقت ہے کہ اللہ یہی کہتا ہے
سب کو سرکارؐ کے فرماں پہ ہی چلنا ہوگا

عدل و احسان کا بھی حکم ہمیں دیتا ہے
اس میں اُسوہ بھی نبیؐ پاک کا ہے وہ دیتا

بے حیائی سے ہمیں روکا نبیؐ نے ہی مجیدؔ
سرکشی سے بھی نبیؐ نے ہی منع کر ڈالا

روزہ ہے فرض یہ قرآں نے بتایا سب کو
کیسے رکھنا ہے یہ آقاؐ نے سکھایا سب کو

پہلے لوگوں پہ بھی تھا فرض سُنا ہے ایسے
اس کا پابند محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنایا سب کو

متقی آپؐ کی اُمت کو بنایا اس نے
آقاؐ نے راہِ ہدایت پہ لگایا سب کو

رب نے بیمار و مسافر کا بھی رکھا ہے خیال
آپؐ نے نارِ جہنّم سے بچایا سب کو

ہم نے قرآنِ مقدس کی فضیلت دیکھی
راستہ اُس نے الٰہی کا دکھایا سب کو

کیسے ہے شر سے شیاطین کے بچنا سب کو
ایسا اک راز تعوّذ سے سکھایا سب کو

ہم مجیدؔ اُنؐ کی محبت میں جِیا کرتے ہیں
کیسے غفلت سے تباہی سے بچایا سب کو

ربّ کے انعام کی جاری ہے وہ رحمت ایسی
ہم نے آقاؐ کی بدولت ہے وہ حاصل کر لی

نعمتیں اُس نے عطا کی ہیں تو پھر پوچھے گا
تم نے کیا میرے محمدؐ کی اطاعت کی تھی

اپنے آقاؐ کی اطاعت ہے عبادت اپنی
گر اطاعت ہی نہیں کی تو عبادت کیسی

رزق و اولاد عطا جس نے کیے کثرت سے
اُس نے اُمت کی نبیؐ پاک سے اُلفت دیکھی

اپنے آقاؐ کی نصیحت کو بھلائیں کیسے
اس نے ہر چیز عطا کر دی جو ہم نے مانگی

کُفر میں جس نے بدل ڈالا تھا ایمان اپنا
اس کی قِسمت میں نبیؐ کہتے ہیں دوزخ ہوگی

آپؐ نے سب سے کہا شرک سے روکو خود کو
ان سے توحید و رسالت کی گواہی چاہی

شگفتہ ہیں مرے دن رات مَیں آیا مدینے میں
سہانے ہو گئے حالات مَیں آیا مدینے میں

مری سانسوں کی ڈالی پر کرم کے پھول مہکے ہیں
نہیں ہیں قابو میں جذبات مَیں آیا مدینے میں

پریشانی کے عالم میں کسی نے ہاتھ نہ پکڑا
مدینے میں بنی ہے بات میں آیا مدینے میں

نبیؐ اطہر نے اپنے روضۂ انور پہ بُلوایا
بھلاؤں کیسے احسانات میں آیا مدینے میں

مرے آقاؐ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا مجیدؔ ایسا
درخشندہ ہوئے حالات میں آیا مدینے میں

لے کے جاتی ہیں مری آنکھیں مدینے مجھ کو
میری آنکھوں کے رواں سارے سفینے مجھ کو

نعت لکھتا ہوں میں پڑھتا ہوں درود انؐ پر اب
ایسے بخشے ہیں الٰہی نے خزینے مجھ کو

انؐ کی توصیف بیاں کی ہے پڑھی ہیں نعتیں
دے دِیے انہوں نے الفاظ نگینے مجھ کو

نعت گوئی نے مقدّر ہے سنوارا اپنا
لے گئے اوج پہ انوار کے زینے مجھ کو

قاری سرکارؐ کی سیرت کا مجیدؔ اب ہوں میں
ڈھونڈ لیتے ہیں محبت کے قرینے مجھ کو

انؐ سے نسبت ہی مدینے میں مجھے لائی ہے
رحمتِ حق کی گھٹا سر پہ مرے چھائی ہے

انؐ کی مدحت کا قرینہ بھی ملا ہے انؐ سے
نعت پڑھنے کی ادا میرے جو ہاتھ آئی ہے

دستِ شفقت ہے مرے سر پہ مرے آقاؐ کا
مجھ کو طیبہ کی فضا خوب یہاں بھائی ہے

شادمانی کا بسیرا ہے مرے آنگن میں
میں نے طیبہ کے مکینوں سے وفا پائی ہے

دیکھ لیتا ہوں مجیدؔ اب میں مدینہ سارا
میری آنکھوں میں مدینے ہی کی رعنائی ہے

سروں پہ سایۂ رحمت ہے بادلوں کی طرح
حضوؐر آپؐ کی شفقت ہے منزلوں کی طرح

یہی تو آپؐ کی تعلیم کا ہوا ہے اثر
ہوئے جو آج ہیں غافل بھی عاقلوں کی طرح

فقط حجازِ مقدّس نہیں جہاں بھر میں
حضوؐر آپؐ کی اُمّت ہے عاملوں کی طرح

حریمِ پاک میں لوگوں کی کہکشاں دیکھی
نہیں ہے ثانی کوئی اس کے سائلوں کی طرح

مرے حضوؐر کی بعثت سے پہلے کیا تھا یہاں
سبھی ہی لوگ تو رہتے تھے فاصلوں کی طرح

فکر و ادب کی آبرو چوکھٹ حضورؐ کی
زائر ہوں میں ہے جُستجو چوکھٹ حضورؐ کی

صحنِ حرم کے شہر کے ہوتے ہیں تذکرے
رہتی ہے زیرِ گفتگو چوکھٹ حضورؐ کی

ویسے تو ساری مسجدِ نبوی حسِین ہے
لگتی ہے اسمِ خوبرو چوکھٹ حضورؐ کی

مخلوقِ کائنات کو ہے اس کی آرزو
چرچے ہیں اس کے کُو بہ کُو چوکھٹ حضورؐ کی

پہنچوں درِ رسولؐ تو دربان کہہ اُٹھیں
جی بھر کے آج چوم تُو چوکھٹ حضورؐ کی

دل میں رسولِؐ پاک کی اُلفت ہے موجزن
یعنی حضورؐ آپؐ کی رحمت ہے موجزن

ذکرِ حبیبؐ شام و سحر کرتے رہتے ہیں
اس نام میں کمال کی راحت ہے موجزن

کی آپؐ کے حسینؓ نے تیروں کی سیج پر
دل میں تو بس وہ ذوقِ عبادت ہے موجزن

حُسنِ سلوک اور وہ چہرہ تبسّمی
بحرِ حصولِ دید میں جلوت ہے موجزن

میرے سخن کی موج میں سیرت میں نکہتیں
ایسی مرے سکون میں مدحت ہے موجزن

ہے جاری اب زباں پر نام احمدؐ
وظیفہ صُبح ہے اور شام احمدؐ

شفاعت تو سرِ محشر ہی ہوگی
پِلائیں گے وہاں ہی جام احمدؐ

درودِ پاک سے ہر اِبتدا ہے
ہمارے کام کا انعام احمدؐ

مثالیں ہیں نہ کوئی اِنتہا ہے
ہوئے ہیں ہم پہ جو اکرام احمدؐ

انہی سے ہے یہ توحید و رسالت
وہی ہیں دین اور اسلام احمدؐ

مجیدؔ اب خوش نصیبی ہے یہ میری
مرے لب پر ہے رہتا نام احمدؐ

قلب و جاں میں بسا لفظ ہے یا نبیؐ
یہ مری زندگی ہے مری زندگی

قافلہ زندگی کا اسی کا ہُوا
طیبہ کی روشنی روشنی روشنی

یہ وسیلہ ہوا آمدِ مصطفیٰؐ
گُلفشاں گُلفشاں ہو گئی زندگی

عِلم بھی مِل گیا انؐ کے دم سے ہمیں
جگمگانے لگی زندگی بندگی

بحرِ عصیاں سے نکلے ہوئے سُرخرُو
ناخداؐ سے مِلی آگہی آگہی

سیرتِ مصطفیٰؐ سے ملی رہبری
پھر ہی بڑھنے لگی دل کشی دل کشی

آپؐ نے سب غریبوں کو اپنا کہا
کام آئی ہمارے یہی دلبری

نام انؐ کا لیا راستہ مل گیا
پتھروں سے نکلتی رہی روشنی

آپؐ کا نام آنکھوں سے جونہی لگا
بڑھ گئی روشنی دل کشی تازگی

مجھ کو عزت ملی ہے مجیدؔ اب بڑی
چوکھٹِ مصطفیٰؐ پہ ثنا جو پڑھی

مدینے کے گلی کوچوں میں آنا ہے رسولؐ اللہ
لیے یہ آرزُو بیٹھا زمانہ ہے رسولؐ اللہ

نہیں لگتا کہیں پہ دِل شناسا بھی نہیں ملتا
یہی تو دل کا قِصّہ بھی سنانا ہے رسولؐ اللہ

نبیؐ جی آپؐ کا عاشق مجھے کہتی ہے یہ دنیا
مجھے خُود کو تو خادم ہی بتانا ہے رسولؐ اللہ

شبِ معراج کی تنویر سے افلاک روشن ہیں
ہمیں بھی اپنی قسمت کو جگانا ہے رسولؐ اللہ

مجھے اعمال کا مکتب بڑا تاریک لگتا ہے
شفاعت کے گہر ہی سے سجانا ہے رسولؐ اللہ

رسولؐ اللہ جی بچوّں پہ میرے بھی نگہ کرنا
درِ اطہر تو اِن کو بھی دِکھانا ہے رسولؐ اللہ

مجیدِ بے نوا کو خاکِ طیبہ گر میسر ہو
اُسے آنکھوں میں اس نے بھی لگانا ہے رسولؐ اللہ

آؤ غدیرِ خم کی مسافت کو طے کریں
پھر کربلا میں ظلم کی ہیبت کو طے کریں

گر آلِ مصطفیٰؐ سے ہمیں کچھ بھی عشق ہے
آؤ ناں آج راہِ مودّت کو طے کریں

ہستی رسولؐ پاک کی حسنینؓ میں بھی ہے
وہ بحر ہیں تو موجِ سخاوت کو طے کریں

کیسے کہیں کہ دین کا وہ معرکہ نہیں
ہم فوجِ اشقیا کی لجاجت کو طے کریں

بے مِثل و بے مِثال ہے کِردارِ مصطفیٰؐ
احسانِ مصطفیٰؐ کی اِصابت کو طے کریں

نبیؐ کی نعتیں ادب سے کہنا کہ یہ ہے لازم ادب سے لکھنا
ادب کے سارے ہیں جو قرینے انہی قرینوں سے تم گزرنا

جو دین و دنیا کے راستے ہیں نظر میں ان کو بٹھا کے چلنا
وہیں پہ جا کے قیام کرنا ہے سب پہ لازم وہیں ٹھہرنا

وہ مسکرائیں چلیں ہوائیں مہک اُٹھیں ساری ہی فضائیں
درود ہونٹوں پہ سب سجائیں سبھی کو لازم ہے ایسا کرنا

حجازِ اطہر ہے نورِ اطہر ہر ایک ذرہ ہُوا منوّر
یہ چاند تارے جلی نظارے یہ لوگ سارے نظر میں بھرنا

یہ اپنی توقیر یوں بڑھے گی جبیں جو سجدہ وہاں کرے گی
مجیدؔ اس پر عمل بھی کرنا کہ ایسے جی بھر کے تم سنورنا

ہم نے زباں پہ نامِ محمدؐ سجا لیا
آنکھوں کی چلمنوں میں اسے ہی سما لیا

اس جیسا احترام کسی اور کا کہاں
خود کو بھی رازِ عشق و محبت سکھا لیا

جیسے سلام کرتے تھے اصحابِؓ باوفا
ویسے ہی سنگ وخشت نے لب پر سجا لیا

صورت رسولؐ پاک کی شیریں ہے اس قدر
اس کی مٹھاس نے بھی ہے اپنا بنا لیا

اس نام کا عروج بھی دیکھیں الٰہی نے
خلدِ بریں میں اس کو بھی پہلے لکھا لیا

اس کو مجیدؔ سنتے ہی پڑھتے درود ہیں
اس نام کو ہے درد بھی اپنا سنا لیا

انؐ کے کردار کے سائے میں رہا کرتے ہیں
ہم بھی رحمت میں محبت میں جِیا کرتے ہیں

تنگی ہو یا کہ فراخی ہو نہیں حد کرتے
ہم عمل آپؐ کی سیرت پہ کِیا کرتے ہیں

یاد آتے ہیں نبیؐ پاک کی ہِجرت کے دن
اپنے ہم چاک گریبان سِیا کرتے ہیں

ہم ہیں سرکارؐ کے سارے ہی گدا نرم مزاج
ہم اثر انؐ کی طبیعت سے لِیا کرتے ہیں

تند خو ہم کو ملیں یا کہ ملیں پتھر دل
آقاؐ ہم صبر کا ہی جام پِیا کرتے ہیں

آپؐ مفلس سے غریبوں سے بھلائی کرتے
ایسے قرآن میں الفاظ ملا کرتے ہیں

آپؐ خوش خلقی رواداری کا پیکر اعلیٰ
اور اُمت کو یہی درس دیا کرتے ہیں

صدقہ دیتے ہوئے احساں نہ جتایا کرتے
میری تقلید کرو آپؐ بتایا کرتے

انؐ کی تعلیم ہے کہ سُود مٹایا کرنا
آپؐ ہر حال میں صدقات بڑھایا کرتے

صدقہ اموال میں برکات بڑھا دیتا ہے
راہِ اللہ کرو خرچ بتایا کرتے

دے کے صدقہ میرے آقاؐ نہ جتاتے ہرگز
انؐ کے اصحابؓ بھی ہرگز نہ جتایا کرتے

خیر پاؤ گے نہ لوگو کبھی ہرگز سن لو
جب تلک دو گے نہ صدقہ یہ سکھایا کرتے

یہ مرے پاک نبیؐ کی ہے عنایت بے شک
متقی سب کو زمانے میں بنایا کرتے

مجھ کو اپنا کہیں یا نبیؐ
میرے دل میں بسیں یا نبیؐ

کوئی اپنا نہیں ہے مرا
باتیں میری سنیں یا نبیؐ

یہ جدائی نہ اب مار دے
کیسے اس کو سہیں یا نبیؐ

آپؐ کی دِید ہو جائے اب
غم کے مارے کہیں یا نبیؐ

میری اولاد پر ہو کرم
سب مدینے رہیں یا نبیؐ

مجھے لگتا منوّر سا زماں ہے یارسولؐ اللہ
کہاں میں ہوں کہاں میرا مکاں ہے یارسولؐ اللہ

فضا میں جگمگاتے ہیں مری اُلفت کے سب جگنو
مرے گھر میں بھی آنے کا سماں ہو یارسولؐ اللہ

ابھی تک زندگی میری ہے روشن تو فقط اس سے
یہ سیرت آپؐ کی جو ضوفشاں ہے یارسولؐ اللہ

غمِ ہستی لیے کشتی پڑی ہے بحر میں آقاؐ
کہیں یہ ڈوب نہ جائے گُماں ہے یارسولؐ اللہ

مجھے اک روز مرنا ہے چلی آئے یہ جاں میری
بروزِ حشر ملنا تو وہاں ہے یارسولؐ اللہ

❁

میں رہتا ہوں مدینے میں تو دنیا بھُول جاتا ہوں
کبھی میں یاد اپنوں کو بھی کرنا بھُول جاتا ہوں

مری جب سبز گنبد پر نظر جا کر ٹھہرتی ہے
نہیں کچھ یاد پھر رہتا سنبھلنا بھُول جاتا ہوں

نظارہ مسجدِ نبویؐ کے میناروں کا ہے ایسا
نگاہوں کو نظارے سے ہٹانا بھُول جاتا ہوں

کتابِ آخری پڑھتے ہوئے سنتا ہوں لوگوں کو
صدائیں اتنی پیاری ہوں کہ سایہ بھُول جاتا ہوں

درِ اقدس کی چوکھٹ سے مجھے جب بھیک ملتی ہے
قسم اللہ کی میں ہر خزانہ بھُول جاتا ہوں

سدا ہی مشکبو رہتی ہیں طیبہ پاک کی گلیاں
یہاں آ کر جہاں کا ہر نظارہ بھُول جاتا ہوں

مدینے پاک جاتا ہوں بتاؤں کیا کہ مت پوچھو
مجیدؔ اپنی محبت کا ٹھکانہ بھُول جاتا ہوں

نبیؐ کی نعت لکھوں گا نصیب اپنا بناؤں گا
ضیائے گُنبدِ خضریٰ مَیں آنکھوں میں سماؤں گا

یقیں ہے باریابی کا نبیؐ اطہر کے روضے کی
سنہری روضے کی جالی پہ حالِ دل سناؤں گا

زباں خاموش ہوگی تو مرے یہ اشک بولیں گے
نظر انؐ کی پڑے گی تو میں تب ہی جگمگاؤں گا

فلک کے چاند تارے بھی سخن میرا سجائیں گے
میں صحنِ مسجد نبویؐ میں نعتیں گنگناؤں گا

سبھی اصحابؓ آقاؐ کے مرے الفاظ سن لیں گے
میں شاعر ہوں نبیؐ اطہر کی یاد ان کو دلاؤں گا

میں ہوتا ہوں جو رنجیدہ نبیؐ کی نعت کہتا ہوں
سہارا انؐ سے ملتا ہے یہی تو بات کہتا ہوں

مرے ہونٹوں پہ ہوتے ہیں مدینے پاک کے قصّے
اسی پہ خُلد نازاں ہے یہی دن رات کہتا ہوں

مدینے کی زمیں پر ہیں سجے نعلین آقاؐ کے
حسیں تلووں سے چمٹی خاک کو بارات کہتا ہوں

درِ احمدؐ کا جلوہ ہوتا ہے میری نگاہوں میں
اسے میں زندگی پر نُور کی برسات کہتا ہوں

زباں میری درودِ پاک میں مصروف ہوتی ہے
سنور جاتے ہیں ایسے ہی مرے حالات کہتا ہوں

مدینہ بُھول جاؤں میں نہیں یہ کام ہے میرا
اِسے ہی یاد رکھنے میں بڑا انعام ہے میرا

بسے جو میری آنکھوں میں نگاہِ گُنبدِ خضریٰ
سکوں میرا اسی میں ہے یہی آرام ہے میرا

بروزِ حشر انؐ کی آل کا بن کر غلام اُٹھوں
نصیبہ کیا ہی اچھا ہے یہی انجام ہے میرا

زمینِ شہرِ طیبہ کو بنا لیتا ہوں مَیں مسکن
وجود اپنے کا یہ در ہے یہی تو بام ہے میرا

تہ و بالا ہوئے جاتے ہیں سارے ہی گنہ میرے
سخنور ہوں مجیدؔ انؐ کا یہی تو کام ہے میرا

نظیر انؐ کی میں کیوں ڈھونڈوں نہیں اس کی ضرورت بھی
مثالی انؐ سے اُلفت ہے مثالی ہے محبّت بھی

سلام انؐ کو فرشتے کر رہے ہیں سب ازل ہی سے
نبیؑ سارے کریں انؐ سے محبّت بھی مودّت بھی

الٰہی انؐ کی مرضی کو بھی اپنی ہی سمجھتا ہے
ہزاروں معجزے انؐ کے نشانی ہیں عقیدت بھی

بشر انؐ کو اگر کہنا ہے تو یہ سوچ لو لوگو
مقام انؐ کا سبھی دیکھو نبوت بھی شریعت بھی

وہ تھے تخلیقِ آدمؑ سے بھی پہلے تُم ذرا سوچو
بشر کی یہ ضرورت بھی بشر کی یہ حقیقت بھی

نبیؐ جی احمدِؐ مختار ہیں غم خوار ہیں میرے
میں خادم ہوں تو بس انؐ کا وہی سردار ہیں میرے

وہی محسنؐ ہیں اُمت کے وہی آقاؐ ہیں اُمت کے
وجودِ زندگی انؐ سے وہی سرکارؐ ہیں میرے

پکاروں انؐ کو مشکل میں سبھی غم بُھول جاتے ہیں
مسیحا ہیں جہانوں کے وہی دِلدار ہیں میرے

مرے آنگن میں رہتا ہے سدا موسم بہاروں کا
ہوا آتی ہے طیبہ سے ہرے اشجار ہیں میرے

مرے ہونٹوں پہ الفاظِ تشکّر ہیں سدا رہتے
وہی لج پال ہیں آقاؐ وہی منٹھار ہیں میرے

نبیؐ کی محبت تو کام آ رہی ہے
انہی کی عنایت تو کام آ رہی ہے

انہیؐ کی تو سِیرت مری رہ نما ہے
یہی ایک سِیرت تو کام آ رہی ہے

وہ جس روز ماؤں کو بیٹے ملے تھے
وہی ایک ساعت تو کام آ رہی ہے

رہِ مصطفیٰؐ زندگی کا ہے مقصد
یہی ایک دولت تو کام آ رہی ہے

مضافاتِ طیبہ ہی دل کی ہیں راحت
یہی ایک راحت تو کام آ رہی ہے

محبت ہے ان ؐ سے عقیدت ہے ان ؐ سے
یہی بس عقیدت تو کام آ رہی ہے

دیارِ مدینہ پہ قربان جاؤں

دیارِ مدینہ پہ قربان جاؤں
میں خاکِ مدینہ میں آرام پاؤں

صحابہؓ نبی ؐ کے ہیں روشن ستارے
نبی ؐ کے نواسےؓ بھی پیارے ہیں سارے

رہِ مصطفیٰ ؐ ہی رہِ زندگی ہے
نبی ؐ سے محبت مری بندگی ہے

وہ جس روز ماؤں کو بیٹے ملے تھے
گریباں غریبوں کے سارے سلے تھے

نبی ؐ کی محبت میں زندہ ہوں لوگو
خدا کا میں عاجز سا بندہ ہوں لوگو

جب میں خیرالانامؐ لکھتا ہوں
خود کو اُنؐ کا غلام لکھتا ہوں

پہلے انؐ پر درود پڑھتا ہوں
پھر نبیؐ کا مَیں نام لکھتا ہوں

ہے یہ معمول میرا تو کب سے
میں نبیؐ پر سلام لکھتا ہوں

نامِ احمدؐ سکون دیتا ہے
صبح لکھتا ہوں شام لکھتا ہوں

اِذن مجھ کو الٰہی دیتا ہے
پھر ہی انؐ کا مقام لکھتا ہوں

یا نبیؐ آپؐ کے مدینے سے
ضوفشاں دل کے بام لکھتا ہوں

طیبہ والوں کا اس مجیدؔ کو میں
خادمِ خاص و عام لکھتا ہوں

آؤ سبھی طیبہ کے مضافات میں جائیں
ہم شہرِ قبا جائیں تو باغات میں جائیں

چلنا ہے ہمیں راہِ مقدس پہ ہمیشہ
بہتر ہے کہ ہم نہ ہی خرافات میں جائیں

ہر وقت بہاریں ہیں مدینے میں بھی رہتیں
پاکیزہ رہیں جیسے بھی حالات میں جائیں

یہ شہرِ محمدؐ ہے یہی شہرِ الٰہی
بہتر ہے کہ قرآں کی ہدایات میں جائیں

رہتے تھے نبیؐ پاک کے اصحابؓ جہاں پر
ہاں جائیں مجیدؔ ان کی کرامات میں جائیں

آقاؐ کو ایک نعت سنانے کی بات ہے
پھر روضۂ رسولؐ پہ جانے کی بات ہے

ہم کو بھی مل ہی جائے گا اذنِ مدینہ پھر
آنکھوں میں آئے اشک بہانے کی بات ہے

طیبہ کی خاکِ پاک پہ چلتے رہے حضورؐ
ماتھے پہ مشتِ خاک سجانے کی بات ہے

کیوں تِیرگی نصیب کو آتی ہے ڈھانپنے
کچھ درد اور غم بھی مٹانے کی بات ہے

عِصیاں میں ڈُوبا آج یہ اپنا وجود ہے
آقاؐ سے بس مجیدؔ چھپانے کی بات ہے

مرا ایمان ہے طیبہ
مری تو جان ہے طیبہ

مدینے سے مجھے نسبت
مری پہچان ہے طیبہ

یہاں ہیں نقشِ پا انؐ کے
یہی تو مان ہے طیبہ

زیارت میں کروں اِس کی
مرا ارمان ہے طیبہ

یہاں سردارؐ کا گھر ہے
بڑا ذِیشان ہے طیبہ

لکھی ہیں میں نے جو نعتیں
انہی کی شان ہے طیبہ

وہ حق نما ہیں میرے وہ میرے ہیں رہنما
اس بحرِ زندگی میں وہ میرے ہیں ناخدا

سِمٹا وجود میرا ہے حسرت کے علم سے
دل کیسے ڈوبے میرا، مرے وہؐ ہیں دِلربا

ہونٹوں پہ میرے انؐ ہی کی رہتی ہے نعت اب
آقاؐ ہیں ابتدا میری آقاؐ ہیں انتہا

گزری ہے ساری عمر مری انؐ کی چاہ میں
ارمان ہیں وہ میرے وہی تو ہیں مدعا

دنیا سے ہیں حسین نبیؐ میرے ہی مجیدؔ
دنیا میں آخرت میں وہیؐ تو ہیں آسرا

خوش نما کتنا ہے سرکارؐ کی نعتیں لکھنا
دل میں گھر کرتا ہے انوار کی نعتیں لکھنا

اس سے بڑھ کر بھلا کیا اور مقدّر ہوگا
یہ ہی معراج ہے سردارؐ کی نعتیں لکھنا

کام آتی ہیں مرے غم کی جو موجیں اُبھریں
شاہِ ابرارؐ کی غم خوار کی نعتیں لکھنا

جب کسی بات پہ ہو جاتا ہے افسردہ دل
مُجھ کو دیتا ہے سکوں پیار کی نعتیں لکھنا

مشکلوں اور مصائب سے بچا لیتا ہے
میرے اللہ کے شہکار کی نعتیں لکھنا

بات ہوتی ہے جہالت کی تنک تابی کی
ایسے میں صاحبِ کردار کی نعتیں لکھنا

مجھ کو دوزخ کی تمازت کا ڈراوا کیسا
کام آئے گا یہ منٹھار کی نعتیں لکھنا

چھوڑ جاتی ہیں زمانے کی بلائیں مجھ کو
خوشنما کتنا ہے سرکارؐ کی نعتیں لکھنا

❀

چلنا ہے تو پھر چلیے عبادت ہے مدینے
واللہ ہماری تو وہ چاہت ہے مدینے

افلاس زدہ لوگو چلو کاسے اُٹھاؤ
چلتے ہیں سبھی مل کے سخاوت ہے مدینے

دنیا تو فقط زُود و زیاں کا ہے تسلسل
ملتی ہے وفا جس سے وہ راحت ہے مدینے

آشوب زدہ دور ہے یا قُربِ قیامت
بچنے کی تو بس ایک سعادت ہے مدینے

تحسین کے لائق تو یہ اعمال نہیں ہیں
جو ان کو سنوارے گی عدالت ہے مدینے

سمیٹے بیٹھا ہوں میں زندگی کی وحشتیں ساری
مدینے چل مرے من ہیں وہاں پر رحمتیں ساری

وہاں پر رات دن شام وسحر پُرنُور ہوتے ہیں
حقیقت ہے برستی ہیں یہاں تو ظُلمتیں ساری

وجودِ طیبہ ہے سارے جہاں سے افضل و اعلیٰ
سکوں ملتا نہیں گرچہ یہاں ہیں نعمتیں ساری

درِ اقدس سے آقاؐ کے زمانہ فیض پاتا ہے
وہاں سرخم نظر آتی ہیں مجھ کو رفعتیں ساری

پسینہ آپؐ کا موجود ہے ہر سُو بہاروں میں
مشامِ جاں میں بستی ہیں وہاں تو نکہتیں ساری

لاریب مدینے کی فضاؤں میں شفا ہے
مدنی کے مدینے کی ہواؤں میں شفا ہے

طیبہ کے سبھی سنگ یہ دیتے ہیں گواہی
مٹی کی تہوں اور قباؤں میں شفا ہے

سبزہ ہے وہاں اور ہیں صحرا و بیاباں
لہراتی کھجوروں کی اداؤں میں شفا ہے

سُن جا کے چہکتے ہیں جو طیبہ میں پرندے
اُڑتے ہوئے پنچھی کی نواؤں میں شفا ہے

ان سے ہمیں کھانے کے لیے جو بھی ملے گا
طیبہ کے مکینوں کی عطاؤں میں شفا ہے

تکلیف اگر آئے تو کہتے ہیں محمدؐ
اس نامِ مطہر کی پکاروں میں شفا ہے

رہ کر ہی مدینے میں مجیدؔ اب تو یقیں ہے
ہر ایک دعا اور دواؤں میں شفا ہے

انؐ کا حرم نگاہوں میں رہتا ہے رات دن
ہونٹوں پہ انؐ کا ذکر ہی آیا ہے رات دن

اولاد میری پائے وہاں سے ہی بھیک اب
میرا گزارا ایسے ہی ہوتا ہے رات دن

واپس نہ مجھ کو بھیجنا سرکارؐ طیبہ سے
ہر دل وہاں پہ جا کے پُکارا ہے رات دن

منزل مری مدینہ ہے، اب آستاں وہی
اب اس کی آس میں مجھے رہنا ہے رات دن

بادِ صبا مجیدؔ کا تُو حال جا سنا
کہنا کہ وہ بھی آس میں بیٹھا ہے رات دن

نبیؐ کو دیکھوں گا جب تو میری بھی عید ہوگی
ہوں میں بھی خادم یقیں ہے مجھ کو بھی دِید ہوگی

اگر میں انؐ کے درِ مقدس پہ جا کے بیٹھوں
نگاہِ شفقت بھی مجھ گدا پر مزید ہوگی

درِ نبیؐ پر فرشتے آتے ہیں دیکھے میں نے
بُلایا ہے آپؐ نے تو کوئی نوید ہوگی

تمھیں نوازا ہے تیرے ربّ نے یقین کر لو
کرم کی بارش مزید تم پر مجیدؔ ہوگی

زندگی یوں تمام ہو جائے
بس مدینے کے نام ہو جائے

میں غلامی کروں مدینے کی
کاش مجھ سے یہ کام ہو جائے

صبح میری ہو انؐ کی گلیوں میں
انؐ کی چوکھٹ پہ شام ہو جائے

میں خیالوں میں ہوں یا خوابوں میں
روز انؐ کو سلام ہو جائے

پاک ہوتی رہے زباں میری
بات انؐ کی مدام ہو جائے

جا کے بیٹھوں مجیدؔ لوگوں میں
نعت کا اہتمام ہو جائے

میرا وقار آپؐ سے وابستہ ہے نبیؐ
لاریب آپؐ جانتے ہیں میری اَن کہی

چھٹتی گئی ہیں آپؐ کے آنے سے ظُلمتیں
اب کہکشاں کے دور سے ہے آگہی مری

ہر اُمتی پر آپؐ نے احسان یوں کیا
ان کو حضورؐ آپؐ نے جو روشنی ہے دی

روشن مری حیات کا ایسے ہُوا دِیا
میں نے حضورؐ آپ کی جو پیروی ہے کی

سارے دریچے آپؐ نے رحمت کے کھول کر
دی ہے ہماری ذات کو انمول تازگی

مرے دن کا آغاز کِتنا ہے اچّھا
نبیؐ جی کی نعتِ مطہر ہوں لکھتا

مری آنکھ لگتی نہیں کچھ بھی کر لوں
میں جب تک نہ پڑھ لوں درود انؐ کا پیارا

یہ مخلوقِ خالق بہت خوش ہے ہوتی
یہ شیطاں تعوّذ پڑھوں تو ہے روتا

مرے دل نے عادت بنا لی ہے اپنی
درود و سلام انؐ پہ پڑھتا ہے رہتا

میں لکھتا ہوں نعتیں مگر دھیان میں ہے
خطا کوئی مجھ سے کبھی ہو نہ آقاؐ

جہاں باتیں ہوتی ہیں نُور و بشر کی
قسم ہے نہیں کرتا کوئی میں جھگڑا

درود انؐ پر پڑھنا سلام انؐ کو کہنا
خدا عرش پر بھی یہی تو ہے کرتا

مجھے ہر حال نعتِ احمدؐ مختار لکھنی ہے
زمانہ جس سے چمکا ہے وہی شہکار لکھنی ہے

کوئی دیکھے یا نہ دیکھے مرا دل دیکھ لیتا ہے
حرا سے روشنی نکلی جو پُر انوار لکھنی ہے

اِمام الانبیاءؑ کی آل کا بھی تذکرہ ہوگا
میں سیرت آپؐ کے اصحابؓ کی دلدار لکھنی ہے

اندھیرے سے اُجالے کی طرف جو لے کے جاتی ہے
محبت آپؐ کی آقاؐ مرے سردارؐ لکھنی ہے

سہارا دیتی ہے محرومیوں میں زندگی انؐ کی
ہاں سیرت آپؐ کی اے صاحبِ کردار لکھنی ہے

سنہری جالیو میں آپ کے قربان میں صدقے
نبیؐ اطہر ہوئے ہیں آپ کے مہمان میں صدقے

ہزاروں آپ پر ہی تو نگاہیں آ کے رُکتی ہیں
جو دیکھے آپ کو ہو جاتا ہے ذیشان میں صدقے

یہاں فارُوقؓ اعظم ہیں تو ہیں صدیقؓ اکبر بھی
مرے آقاؐ کے ہیں یہ تابعِ فرمان میں صدقے

ہزاروں کہکشائیں روز ہی کرنے سلام آئیں
جو دیکھیں آپ کو بخشش کا ہو سامان میں صدقے

مجیدؔ آئے مدینے تو لگا لینا اسے سینے
زمانے بھر میں ہو جائے گی پھر پہچان میں صدقے

مدینے کی خوشبو

ڈوب جائے نہ دل بچاتی ہے
جب مدینے سے خوشبو آتی ہے

اشک بار آنکھیں میری دیکھے تو
میرے دل میں اُترتی جاتی ہے

میرے گھر میں اُجالا ہوتا ہے
خُوب صورت اسے بناتی ہے

نعت لکھنے سے پہلے خوشبو اب
گُلفشانی مجھے سکھاتی ہے

آپؐ کے حُسن کے یہ نغمے بھی
سامنے میرے گنگناتی ہے

جب مدینے کا تذکرہ ہو تو
زیرِ لب یہ بھی مسکراتی ہے

میرے آقاؐ کے جا کے قدموں میں
نعت لکھتا ہوں جو سناتی ہے

بارگاہِ نبیؐ ہے گھر اس کا
یہ مجیدؔ اس لیے تو بھاتی ہے

فلک پر چاند نے انؐ سے وفا کر کے دکھائی تھی
مرے آقاؐ نے جیسے اس طرف اُنگلی اُٹھائی تھی

ہوا دو لخت اور یوں حکم کی تعمیل کر ڈالی
اسے تعمیل کرنے کی ادا کس نے سکھائی تھی

عرب والوں نے دیکھا تھا اُسے دو ٹکڑے ہوتے بھی
حیا ان بدنصیبوں کے نہ کچھ بھی کام آئی تھی

ضیاءِ نور احمدؐ سے نہ روشن کر سکے دل کو
جفا کیشوں کے سر پر جہل کی چادر جو چھائی تھی

اگرچہ مانتے تھے آپؐ کو صادقؐ امیں سارے
نہ مانیں گے نبیؐ انؐ کو قسم سب نے یہ کھائی تھی

قبیلے جس قدر آباد تھے مکّے کی وادی میں
جگہ ان میں نبیؐ اطہر نے سب سے اعلیٰ پائی تھی

اطاعت میری میں ہی ہے اطاعت رب کی سن لو تم
مرے آقاؐ نے یہ بات ان کو ہر لمحہ بتائی تھی

زمانے کتنے آئے ہیں ابد تک کتنے آئیں گے
محمدؐ کو جہاں والے بڑا افضل ہی پائیں گے

بشر تو انؐ کی توصیف وثنا کرنے سے قاصر ہے
مگر پھر بھی نبیؐ کی نعت تو لکھتے ہی جائیں گے

چمن میں پھول انؐ کی سیرت و کردار کے مہکیں
فضا میں انؐ کی اُلفت کے دیے جلتے ہی جائیں گے

نبیؐ کے ذِکرِ اطہر کو زباں اپنی پہ لاتے ہیں
بھنور میں ڈوبی کشتی کو یقینا یہ بچائیں گے

مجیدؔ اب تذکرے انؐ کی تو رحمت کے کیسے جانا
بھٹکتے پھر رہے ہیں جو وہ سیدھی رہ تو پائیں گے

کوئی مانگے نہ دعا ہم تو سدا مانگیں گے
طیبہ جانے کی ہر اِک روز دعا مانگیں گے

اب دعاؤں میں مدینے کی زیارت ہوگی
طیبہ ہے اس کی عطا ہم یہ عطا مانگیں گے

مظہرِ نُورِ خدا ہم کو عنایت کرنا
روشنی آپؐ سے ہم نُورِ خدا مانگیں گے

گرچہ حسنینؓ کا صدقہ ہی ہمیں کافی ہے
جی بھلا کیسے بھرے اس سے سوا مانگیں گے

آ کے سینہ جو منوّر بھی کرے ٹھنڈا بھی
انؐ کی اُلفت میں گرفتار صبا مانگیں گے

سُرخرُو ہوگی نبیؐ کی ساری اُمت حشر میں
ساتھ ہے اور ساتھ ہوگی اُنؐ کی رحمت حشر میں

اذن تو آخر ملا ہے بس شفاعت کا اُنہیں
انبیاءؑ دیکھیں گے سارے انؐ کی اُلفت حشر میں

منتظر وہ سارے ہوں گے آمدِ محبوبؐ کے
مانگنی ہے بس نبیؐ نے ہی شفاعت حشر میں

دوسرے مذہب کے انساں مانتے گرچہ نہیں
آشکار اُن پر بھی ہوگی یہ حقیقت حشر میں

سُرخرُو کر دیں گے آقاؐ مجھ گدا کو بھی مجیدؔ
ساری دُنیا دیکھ لے گی اپنی چاہت حشر میں

میں بھُولا تھا میں بھٹکا تھا درِ اطہر پہ اب آیا
لگا لیں مجھ کو سینے سے مرے مولاؐ مرے آقاؐ

چلا جو سُوئے طیبہ مَیں تو رہ میں اتنی گرمی تھی
پڑھا صلِ علیٰ تو بادلوں نے کر دیا سایہ

حرم میں بیٹھا ہوں لیکن ہے واپس جانے کا کھٹکا
میں پھر بھی طیبہ آؤں گا اگر مولاؐ نے بھی چاہا

جہاں بھر کی تو ساری نعمتیں ہیں آج دامن میں
پریشانی مجھے کیسی مجھے اب غم بھلا کیسا

اِمام الانبیاءؐ کو یاد کرتا تھا مجیدؔ اتنا
جبھی تو آپؐ نے اس کو مدینے میں ہے بلوایا

سخاوت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے شہرِ طیبہ میں
چلو چلتے ہیں ہم کاسے سنوارے شہرِ طیبہ میں

یہاں ہم آسماں پر دیکھتے ہیں رات کو تارے
وہاں ارضِ مقدس پر ہیں تارے شہرِ طیبہ میں

زمینِ پاک کا ہر ذرّہ مثلِ شمس ہے بے شک
الٰہی کے جو ہیں محبوبؐ پیارے شہرِ طیبہ میں

یہاں ناراض ہوتا ہم نے دیکھا نہ کسی کو بھی
محبت ہی کے ملتے ہیں اشارے شہرِ طیبہ میں

یہاں ہر ایک زائر دھیمی رکھتا ہے صدا اپنی
ہر اک انؐ کو محبت سے پکارے شہرِ طیبہ میں

مدینے میں معطّر خاک کے ذرّے ہی کافی ہیں
نہیں ہیں ڈھونڈنے پڑتے سہارے شہرِ طیبہ میں

مجیدؔ اب آئیں زائر جس طرف سے طیبہ ٹھہریں گے
ملے جاتے ہیں رستے آ کے سارے شہرِ طیبہ میں

مجھے دارِ وفا میں بھی بلائیں یارسولؐ اللہ
کہیں اپنی نظر سے نہ گرائیں یارسولؐ اللہ

غموں کی آندھیاں طوفان بن کر میرے گھر آئیں
مجھے اب کالی کملی میں چھپائیں یارسولؐ اللہ

تبسّم کی ضرورت ہے گلستاں میں اندھیرا ہے
ذرا ہنس لیں یا پھر کچھ مسکرائیں یارسولؐ اللہ

بھٹک جاؤں نہ راہوں سے مجھے بھی رہبری دے دیں
دِیے بھی یاس وحسرت کے بجھائیں یارسولؐ اللہ

دہائی دیتا ہوں اس روز کی جس روز یہ سورج
سوا نیزے پہ آئے گا بچائیں یارسولؐ اللہ

ہمیشہ آپؐ کے روضے پہ آتے ہیں جو مِلنے کو
مجھے ان خوش نصیبوں میں بٹھائیں یارسولؐ اللہ

نگاہیں روزِ محشر منتظر ہوں گی رسولوںؑ کی
ذرا بخشش ہماری کو تو آئیں یارسولؐ اللہ

طمانچے میرے گالوں پر لگاتا ہے فجور اتنے
ذرا دیکھیں اُٹھی یہ میری بانہیں یارسولؐ اللہ

یقیناً دامنِ امن و اماں میں مَیں بھی آؤں گا
سنی ہیں آپؐ نے میری صدائیں یارسولؐ اللہ

آپؐ ہیں جُود و سخا نورِ خدا کے پیکر
آپؐ تاریک اُجالوں میں وفا کے پیکر

آپؐ کے نُور سے روشن ہے جہاں یہ سارا
آپؐ ہیں رشد و ہدایت کے غنا کے پیکر

آپؐ سے چاند ستاروں نے جلا پائی ہے
آپؐ کے ہونے سے خوش رنگ صبا کے پیکر

آپؐ نے صبر دیا عدل دیا لوگوں کو
آپؐ نے پیدا کیے ان میں حیا کے پیکر

آپؐ کے سارے ہی اصحابؓ ستاروں جیسے
یا نبیؐ آپؐ سے منسوب ہیں سارے پیکر

آپؐ نے دی ہے یہ ہمت تو ہُوں نعتیں لکھتا
آپؐ کے میرے سخن میں ہیں عطا کے پیکر

محسوس ہو رہا ہے کہ دنیا نکھار دی
نعتِ نبیؐ نے میری تو قسمت سنوار دی

اشعارِ نعت دل میں یوں آتے ہیں مرحبا
جیسے کہ طیبہ ہی میں ہے مدت گزار دی

لگتا ہے جیسے آپ ہی کی مہربانی کے
دریا میں زندگی کی ہے کشتی اُتار دی

اس زندگی کو ہم نے ہے بہتر گزارنا
سچ ہے کہ رب نے ہم کو بھی یہ تو اُدھار دی

بدر و حنین اُحد یا خیبر پہ ڈالو دید
توحید کے چمن کو ہے اُجلی بہار دی

اپنی بصارتوں کا ہے محور یہ طیبہ اب
اتنی عظیم نعمتِ پروردگار دی

جتنے بھی جاں نثار ہیں دیکھے یہاں مجیدؔ
سب نے ہی زیست اپنی یہ آقاؐ پہ وار دی

انؐ کی تعظیم پہ توقیر پہ قُرباں جائیں
غیر کی باتوں پہ ہم کیسے مسلماں جائیں

اِتنے احسان ہیں سرکارؐ کے اس اُمّت پر
انؐ کے نعلین کو ہم چومنے انساں جائیں

اپنے اصحابؓ سے اُلفت تھی نرالی انؐ کی
دیکھنے والے انہیں دیکھیں تو حیراں جائیں

اپنے دشمن سے ملے اور ملے چاہت سے
وہ ہی چاہت ہے اگر ملنے مسلماں جائیں

بانٹتے ہیں وہ الٰہی کے خزانے ہر دم
ہم ہی انسان تو کیا لینے یہ حیواں جائیں

اپنی آوازیں وہاں اونچی نہیں کر سکتے
یہ ہے دربارِ نبیؐ پڑھتے ہی قرآں جائیں

یہ مودّت کا تقاضا ہے کہ اُمت والے
انؐ کی خدمت میں سبھی بن کے ہی درباں جائیں

انؐ کے قدموں سے اگر لوٹیں تو ذیشاں لوٹیں
بحر و بر جائیں فلک جائیں بیاباں جائیں

بزمِ ہستی کو سجایا ہے نبیؐ نے میرے
کیسے جینا ہے بتایا ہے نبیؐ نے میرے

جس کو کہتے ہیں صراط اور ہے قرآں میں بھی
وہ ہی رستہ تو دکھایا ہے نبیؐ نے میرے

انؐ کے ہونے سے بہاروں کو قرار آتا ہے
گلشنِ نُور بنایا ہے نبیؐ نے میرے

اتنا دیتے ہیں کہ حد ہی نہیں قاسمؐ ہیں وہ
بیڑا یہ بھی تو اُٹھایا ہے نبیؐ نے میرے

اُٹھ نہ پائے گا کبھی جور و جفا کا پرچم
سرنگوں ایسا کرایا ہے نبیؐ نے میرے

کس قدر تجھ پہ مجیدؔ اب ہے عنایت انؐ کی
ناعت اپنا جو بنایا ہے نبیؐ نے میرے

حضوؐر آپؐ کا ہم تو نظام بھولے ہیں
دِیا جو آپؐ نے سارا وہ کام بھولے ہیں

جدھر بھی دیکھ لیں میلاد کی ہے بزم سجی
گو ہم حضوؐر درود و سلام بھولے ہیں

ہر ایک بات پہ ہم آپؐ کا حوالہ دیں
نبیؐ جی آپؐ کا ہم انصرام بھولے ہیں

کہا تھا آپؐ نے کھانا کھلاؤ مسکیں کو
تو ایسے کھانے کا ہم اہتمام بھولے ہیں

ہر ایک تخت سے بالا ہے طیبہ کا منبر
یہ بات اہم ہے لیکن غلام بھُولے ہیں

درِ رسولؐ پہ کشکول لے کے بیٹھا ہوں
مجیدؔ سارے ہی دنیا کے دام بھولے ہیں

کھلے ہیں آپؐ کی رحمت کے باب ہم پر بھی
کرم ہیں آپؐ کے یہ لاجواب ہم پر بھی

تھے تیرہ بخت وہ انسان سب زمانوں کے
چمک رہا ہے اب اک آفتاب ہم پر بھی

چمن حیات کا مہکا تو اس قدر مہکا
ہوئے ہیں مہرباں سارے گلاب ہم پر بھی

حضورؐ آپؐ کی وابستگی ہے ہم کو ملی
کبھی نہ آئے گا کوئی عذاب ہم پر بھی

درِ حبیبؐ کی چوکھٹ کو ہم بھی چُومیں گے
حقیقتیں لے کے آئیں گے خواب ہم پر بھی

حضورؐ دیتے ہیں تو بے حساب دیتے ہیں
نبیؐ کی رحمتیں ہیں بے حساب ہم پر بھی

فصیلِ طیبہ سے اک مژدہ جاں فزا آیا
مجیدؔ مہرباں ہوں گے جنابؐ ہم پر بھی

مرا نصیب کہ مجھ پر ہیں مہرباں آقاؐ
وجود میرا بھی کرتا ہے یہ بیاں آقاؐ

بڑا اندھیرا تھا دنیا میں آپؐ سے پہلے
ہوا ہے آپؐ سے روشن بہت جہاں آقاؐ

کوئی فلک سے تو مُمکن نہیں بلا آئے
بنی ہے آپؐ کی رحمت جو سائباں آقاؐ

حضورؐ آپؐ نے مجھ سے ہے نعت لکھوائی
بنایا آپؐ نے دل کو ہے گُلستاں آقاؐ

مری صدا بھی تو لوگوں کو بھاری لگتی تھی
پڑھی ہے نعت تو میٹھی ہوئی زباں آقاؐ

حضورؐ آپؐ سے کرتے ہیں پیار سب نُوری
بچھی ہے آپؐ کے رستے میں کہکشاں آقاؐ

مدینے پاک کے ذرّوں سے پیار پایا ہے
بنا ہے ماتھے پہ میرے جو یہ نشاں آقاؐ

سینے میں بیٹھی بات سنانے کے واسطے
میں جا رہا ہوں طیبہ بتانے کے واسطے

کچھ اس لیے مدینے بھی جانا ہے لازمی
رنج و ملال کو بھی مٹانے کے واسطے

جا کر پڑا رہوں گا میں طیبہ کی خاک پر
دامن دریدہ انؐ کو دکھانے کے واسطے

میری لحد میں ہوگی یہ مثلِ چراغ ہی
طیبہ کی خاک سر پہ لگانے کے واسطے

انؐ ہی کے راستے پہ ہے یہ گامزن مجیدؔ
خود کو گدائے آقاؐ بنانے کے واسطے

مری دنیا مرا ایمان ہے بس نام مولاؐ کا
ملی جس سے مجھے پہچان ہے بس نام مولاؐ کا

اسی سے ابتدا میری اسی سے انتہا میری
حقیقت ہے مری یہ جان ہے بس نام مولاؐ کا

اسے دیکھیں تو چہروں پر سبھی کے رونقیں آئیں
الٰہی کا بڑا احسان ہے بس نام مولاؐ کا

ہے قائم یہ بصارت اس کو آنکھوں سے لگاتا ہوں
زمانہ جس پہ ہے قربان ہے بس نام مولاؐ کا

کنارا بنتا ہے گرداب جب کشتی رُکے اس میں
ہمارا ناخدا ہے جان ہے بس نام مولاؐ کا

اتنا ہمیں تو پیار ہے نامِ رسولؐ سے
اب دل پہ اختیار ہے نامِ رسولؐ سے

آٹھوں پہر زبان پہ رہتا ہے انؐ کا نام
ہر چہرے پر نکھار ہے نامِ رسولؐ سے

پڑھتے ہیں کلمہ آپؐ کا ہوتے ہیں سُرخرُو
ملتا ہمیں قرار ہے نامِ رسولؐ سے

اُمت ہیں انؐ کی ہم ہمیں قسمت پہ ناز ہے
پت جھڑ میں بھی بہار ہے نامِ رسولؐ سے

ایسی بہار آئی کہ گلشن وہ بن گئے
صحرا یا ریگزار ہے نامِ رسولؐ سے

دیکھو مجیدؔ نعت کا گُلشن ملا ہے جو
ہر پُھول مُشک بار ہے نامِ رسولؐ سے

اُنؐ کی رحمت کا طلب گار زمانہ سارا
اور کرتا ہے انہیں پیار زمانہ سارا

دیکھ لیتے ہیں مدینے کے مناظر سب ہی
اِن مناظر سے ہے شہکار زمانہ سارا

ہر کوئی آ کے مدینے میں قرینہ پائے
سیکھنے آتا ہے اطوار زمانہ سارا

جن کے چرچے ہیں کہ طیبہ میں بہت پیارے ہیں
دیکھ لیتا ہے وہ بازار زمانہ سارا

مثلِ خورشید ہیں اس شہر کے ذرّے سارے
اِس کا کرتا ہے یہ اِقرار زمانہ سارا

حال آقاؐ کے مدینے کا بیاں ہو کیسے
جو یہاں ہے وہ زمانے میں اماں ہو کیسے

جو مدینے میں بہاروں پہ عروج آتا ہے
ایسا پُرکیف حسِیں اور سماں ہو کیسے

جو مدینے میں دِیا کرتے تھے چاہت سے بلالؓ
ہفت افلاک میں ایسی ہی اذاں ہو کیسے

ہم نبیؐ پاک پہ پڑھتے تھے درود اور سلام
نغمہ پھر غیروں کا بھی وردِ زباں ہو کیسے

اے خدا کوئی تو پردے کا سبب بن جائے
فردِ عصیاں یہ مری انؐ سے نہاں ہو کیسے

ہم گنہ گار اُنہیں شکل دکھائیں کیسے
یہ حقیقت ہے مجیدؔ انؐ سے بیاں ہو کیسے

دنیا کسی کے ساتھ رہے ہم کو اس سے کیا
ہر حال میں ہم آپؐ کے بن کر رہیں گدا

ہو پُل صراط یا کہ ہوں دُنیا کی منزلیں
ہم خوش نصیب ہیں کہ ہیں آقاؐ ہی رہنما

سِیرت ہمیں تو آپؐ کی منزل پہ لے گئی
تب ہی تو کائنات ہوئی ہم سے آشنا

سچ ہے حضوؐر آئے تو ہر سمت نُور ہے
اعلیٰ ہے سب رسولوںؑ میں اُمت یہ با خدا

پڑھ لینا انؐ کا کلمہ بھی اپنی یہ اوج ہے
اب معتبر حضورؐ کی نعتوں نے کر دیا

ڈھونڈو تو کوئی آپ کو ایسی نہ مل سکے
آتی ہے صحنِ پاک سے طیبہ کے جو ہوا

یوسفؑ کی یا زلیخاؒ کی ہم بات کیوں کریں
سجتا ہے ہر زبان پہ بس نامِ مصطفیٰؐ

نُور و بشر کی بحث تو کرنی فضول ہے
یہ نُور تو حضورؐ کا آدمؑ سے پہلے تھا

مُمکن نہیں مجیدؔ یہ تم نعت لکھ سکو
یہ مُصطفیٰؐ کی دین ہے اللہ کی رضا

کلام میرا بھی معتبر ہو، ہوں اُس میں انؐ کے ہی سب حوالے
سخن میں نورِ الٰہی ہو جو، تو محفلوں میں بھی ہوں اُجالے

چراغ ہر اک جو روشنی دے، ہو ماہ و انجم کی دلکشی بھی
جہاں میں سارے ہی انؐ کے در کے، سبھی فدا ہیں فلک کے ہالے

میں شہر طیبہ میں آ رہا ہوں، عجب سی خُوشبو بھی پا رہا ہوں
نہیں ہے اب میرا دل پہ قابو کوئی پکڑ لے کوئی سنبھالے

درود بھیجیں سلام بھیجیں، ہو کام ہر وقت یہ ہمارا
کوئی کہیں سے بھی انؐ کو بھیجے، وہ سن ہی لیتے ہیں کملی والے

مجیدؔ جالی سے لگ کے روئیں گے ان کے دیدار کے لیے ہم
نظر اُٹھا کے وہ دیکھ لیں گے تو ہوں گے لبریز سب پیالے

❁

ہستی کو جو وجود ملا آپؐ کے طفیل
چلتی ہے مُشک بُو یہ ہوا آپؐ کے طفیل

ظُلمت میں تھی گھِری ہوئی اپنی یہ زندگی
کلمہ اسے نصیب ہُوا آپؐ کے طفیل

یہ زندگی سمیٹے ہوئے لے کے تازگی
ہر سُو جو چل رہی ہے صبا آپؐ کے طفیل

تھی تار تار چادرِ روحِ حیات بھی
لاریب جڑ گئی ہے قبا آپؐ کے طفیل

تھی آرزُو حجازِ مقدّس کو دیکھ لوں
پُوری ہوئی ہے میری دُعا آپؐ کے طفیل

تخلیق تو خُدا نے کِیے چاند تارے سب
لیکن ملی ہے اِن کو ضیا آپؐ کے طفیل

خوش بخت ہے مجیدؔ تُو کر ناز رات دن
آنکھوں کو تیری نُور ملا آپؐ کے طفیل

کیسی ہے ہم پہ چشمِ عنایت حضورؐ کی
سب کے لیے چراغ ہے سُنت حضورؐ کی

اپنی سرشت میں تو بھٹکنا نہیں رہا
ہم کو نصیب ہے جو قیادت حضورؐ کی

ہونٹوں سے کھیلتے ہیں درُودوں کے قافلے
صد شُکر ہم نے کی ہے اطاعت حضورؐ کی

ہوں گے جو سارے ڈرتے ہوئے آئے حشر میں
بے شک ملے گی اُن کو شفاعت حضورؐ کی

افضل ہے مُرسلوں سے بھی جبریلؑ ہیں گواہ
سیرت ہے یا کہ وہ ہے عبادت حضورؐ کی

قائد تھے انبیاءؑ کے وہ قائد ہیں آج بھی
ہے انبیاءؑ میں اعلیٰ رسالت حضورؐ کی

گھبراؤ نہ مجیدؔ کہ دنیا و دین میں
ہوگی ہمیں نصیب حمایت حضورؐ کی